سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

(جمعتہ المبارک 17، سوموار 20۔ مئی، سوموار 3۔ جون 2024)

(یوم الجمعہ 8، یوم الاثنین 11، یوم الاثنین 25۔ ذیقعد 1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: نواں، دسواں اجلاس

جلد 9 (حصہ دوم): شمارہ جات : 6 تا 7

جلد 10: شمارہ : 1

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

نواں، دسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 17۔ مئی 2024

جلد 9: شمارہ 6

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	فہرست کارروائی ----------	1
2۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------	3
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ ----------	4
	پوائنٹ آف آرڈر	
4۔	اسمبلی سکیورٹی کی طرف سے معزز ممبر کو اسمبلی گیٹ پر روکنے کا معاملہ ----------	5

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات(محکمہ سپورٹس)	
5۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	10
	زیرو آور نوٹس	
6۔	چکوال: تحصیل پنڈ دادنخان کے شہری غریب وال سیمنٹ فیکٹری کی آلودگی کی وجہ سے موذی امراض میں مبتلا ------------	33
7۔	فیصل آباد میں خواتین کی پناہ گاہ (دارالامان) کی تعمیر کے لئے فنڈز کے اجراء کا مطالبہ -----------	35
8۔	کارڈیک سنٹر چونیاں میں جان بچانے والی ادویات کی فراہمی کا مطالبہ ------------	37
9۔	جہیز پر مکمل پابندی کے لئے قانون سازی کا مطالبہ ------------	40
10۔	**تحاریک التوائے کار** ------------	42
	پوائنٹ آف آرڈر	
11۔	لاہور: تھانہ فیکٹری ایریا کے علاقہ میں فائرنگ سے قتل سے متعلقہ تفصیلات----------	44
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹیں(جو پیش ہوئیں)	
12۔	رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	48
	سوموار، 20۔ مئی 2024	
	جلد 9: شمارہ 7	
13۔	فہرست کارروائی ------------	51
14۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	53
15۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	54

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی)	
16-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	56
17-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	94
	توجہ دلاؤ نوٹس	
18-	بہاولنگر میں شادی شدہ خاتون سے 9 افراد کی اجتماعی زیادتی سے متعلقہ تفصیلات ------	98
	تحاریک استحقاق	
19-	(تمام تحاریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دی گئیں) ----------	102
	تحاریک التوائے کار	
20-	لاہور کی ڈسپنسریوں میں سہولیات کی فراہمی اور عملہ کی فی الفور تعیناتی کا مطالبہ ------	103
21-	ضلع منڈی بہاؤالدین، دریائے چناب بھٹہ کہنہ کے بند کی تعمیر میں ناقص میٹریل کا استعمال ----------	104
22-	ضلع اٹک تحصیل حضرو کے ٹی ایچ کیو کے ٹراما سنٹر میں عملہ و دیگر سہولیات فراہم کرنے کا مطالبہ ----------	104
23-	میانوالی کے علاقہ عیسیٰ خیل میں تاریخی شیر شاہ سوری روڈ کی زمین پر بااثر افراد کا قبضہ ----------	105
24-	بلدیاتی اداروں کے متعدد ذرائع آمدن ختم ہونے سے تنخواہوں اور پنشن کی ادائیگی میں مشکلات کا سامنا ----------	106
25-	پنجاب بھر میں پرائیویٹ کالجز کی محکمہ تعلیم میں رجسٹریشن فیس میں اضافہ سے طلباء میں شدید پریشانی ----------	108
26-	فیصل آباد، چیف آفیسر کارپوریشن کا لاکھوں کی رشوت لے کر نان ٹیکنیکل عملہ کو بلڈنگ انسپکٹر کی سیٹ پر تعینات کرنا حکومت سے نوٹس کا مطالبہ ----------	109

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
27۔	مسودہ قانون پنجاب ہتک عزت 2024	114
28۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	225
	قرارداد	
29۔	ایوان میں اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر ڈاکٹر سید ابراہیم رئیسی سمیت ان کے رفقاء کی المناک شہادت پر اظہار تعزیت	227
30۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	230
	سوموار، 3۔ جون 2024	
	جلد 10: شمارہ 1	
31۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	233
32۔	فہرست کارروائی	235
33۔	ایوان کے عہدے دار	237
34۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	239
35۔	نعت رسول مقبول ﷺ	240
36۔	پینل آف چیئر پرسنز	241
	حلف	
37۔	نومنتخب اراکین اسمبلی کا حلف	241
	سوالات (محکمہ جات زراعت اور سکولز ایجوکیشن)	
38۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	245

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	توجہ دلاؤ نوٹس	
39۔	لاہور: پرانی انارکلی کے علاقہ میں ڈکیتی مزاحمت پر عابد حسین کے قتل سے متعلقہ تفصیلات	292
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
40۔	سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	293
	تحاریک استحقاق	
41۔	راولپنڈی: ڈائریکٹر میٹروپولیٹن کارپوریشن کا معزز رکن اسمبلی سے ناروا سلوک	295
42۔	کمشنر راولپنڈی ڈویژن کا معزز رکن اسمبلی سے فون پر دھمکی آمیز روّیہ	296
43۔	سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کا معزز رکن اسمبلی کی فون کالز نہ سننا	298
44۔	سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کا معزز رکن اسمبلی سے فون پر بات نہ کرنا	302
	تحاریک التوائے کار	
45۔	عیسیٰ خیل اور میانوالی میں واپڈا کا واٹر سپلائی کے کنکشن منقطع کرنے سے عوام کو پینے کے پانی کا مسئلہ	304
46۔	لاہور میں فلٹریشن پلانٹس بند ہونے کی وجہ سے شہری صاف پانی سے محروم	305
47۔	منڈی بہاؤالدین میں THQ اور چلڈرن ہسپتال دوبارہ بحال کرنے کا مطالبہ	307
48۔	فیصل آباد: پینسرہ چک 67 ج۔ب میں عرصہ دراز سے کرپٹ پٹواری کی تعیناتی کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا	308
49۔	ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں معطل شدہ ملازمین کو تنخواہیں بند ہونے کی وجہ سے پریشانی کا سامنا	309
50۔	ایڈن گارڈن ہاؤسنگ سکیم گجومتہ لاہور کے مالکان کا لوگوں کے ساتھ فراڈ	311
51۔	جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ کا قیام نہ ہونے کی وجہ سے سائلین کو پریشانی کا سامنا	313

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
52۔	کیڈٹ کالج خان پور فعال نہ ہونے سے ہزاروں طلباء تعلیم سے محروم ----------	315
53۔	ڈاکٹر اے کیو خان ہسپتال ٹرسٹ کے معاملات پر قبضہ کرنے کی کوشش ----------	321
	سرکاری کارروائی	
	عام بحث	
54۔	صوبہ میں امن وامان اور گنے کی خریداری پر عام بحث ----------	321
55۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ----------	403
56۔	انڈیکس	

1

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

جمعتہ المبارک، 17۔ مئی 2024

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سپورٹس)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آور نوٹس

GOVERNMENT BUSINESS

LAYING OF REPORTS

A MINISTER to lay the following Reports:

1. Annual Report of the Punjab Forensic Science Agency for the Year 2015
2. Annual Report of the Election Commission of Pakistan for the Year 2020

3

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا نواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 17- مئی 2024

(یوم الجمعہ، 8- ذیقعد 1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں شام 4 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت ڈپٹی سپیکر ملک ظہیر اقبال چنڑ منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد بخش نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ
لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (5) وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ
الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ
قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (6)

سورۃ یوسف (آیات نمبر 5 تا 6)

فرمایا: اے میرے بچے! اپنا خواب اپنے بھائیوں کے سامنے بیان نہ کرنا ورنہ تمھارے خلاف کوئی سازش کریں گے۔ بے شک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے (5) اور اس طرح تیرا رب تمھیں منتخب فرمالے گا اور تجھے باتوں کا انجام نکالنا سکھائے گا اور تجھ پر یعقوب علیہ السلام کے گھر والوں پر اپنا احسان مکمل فرمائے گا جس طرح اس نے پہلے تمھارے باپ داد ابراہیم علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام پر اپنی نعمت مکمل فرمائی۔ بے شک تیرا رب علم والا، حکمت والا ہے (6)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حبیب اللہ بھٹی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اے رسولِ امینؐ ، خاتم المرسلینؐ
تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں
ہے یہ اپنا عقیدہ بصدق و یقیں
دستِ قدرت نے ایسا بنایا تجھے
جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
اے ازل کے حسیں اے ابد کے حسیں
تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں
بزمِ کونین پہلے سجائی گئی
پھر تری ذات منظر پر لائی گئی
سید الاوّلینؐ ،سید الآخرینؐ
تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں
تیرا سکہ رواں کل جہاں میں ہوا
اِس زمیں میں ہوا ، آسماں میں ہوا
کیا عرب کیا عجم سب ہیں زیرِ نگیں
تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں
سدرۃ المنتہیٰ' راہگزر میں تری
'کعبہ قوسین' گردِ سفر میں تری
تو ہے حق کے قریں حق ہے تیرے قریں
تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب احمد خان!

اسمبلی سکیورٹی کی طرف سے معزز ممبر کو اسمبلی گیٹ پر روکنے کا معاملہ

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! ہمارے ایک معزز ممبر سردار راشد طفیل صاحب ہیں آج ان کے ساتھ اسمبلی گیٹ پر بد تمیزی کی گئی ہے معزز ممبر اپنے بیٹے کے ساتھ اسمبلی آرہے تھے تو ان کے بیٹے کو بھی اور اُن کو بھی داخل نہیں ہونے دیا جا رہا تھا اگر یہ جو attitude ہے تو میرے خیال میں پھر ہمارے اِدھر بیٹھنے کا فائدہ نہیں ہے۔ یہ تو in other sense آپ کو سنبھالنا چاہئے آپ اس معاملے کا serious نوٹس لیں۔ معزز ممبر جناب راشد طفیل قصور سے ہمارے ممبر ہیں۔

جناب سپیکر! پہلے تو یہ ہوتا تھا کہ جو ہمارے ساتھ گاڑی میں لوگ ہوتے تھے ان کو کوئی چیک نہیں کرتا تھا، یہ تو معزز ممبر کے بیٹے ہیں۔ ہمارے ساتھ تو ہمارے حلقے کے ووٹر بھی تین تین، چار چار لوگ آجاتے تھے even ہمارے لوگ ہمارے ساتھ اندر بھی آجاتے تھے۔ یہاں تو معزز ممبر جو خود گاڑی ڈرائیو کر رہے تھے اُن کو بھی نہیں آنے دیا گیا آپ اس معاملے کو seriously لیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ ایک important issue ہے۔ اُس کی آپ فوری طور پر suspension کریں اور hold an inquiry جتنی دیر inquiry complete نہیں ہوتی that officer should be under suspension اور ہمارے ممبر اس حوالے سے ابھی آپ کو بتائیں گے اور brief بھی کریں گے don't let it go like that اس طرح تو یہ روز

ہمیں پکڑلیں گے۔ آگے آپ ایک law لے کر آرہے ہیں that is going to be another critical ہمارے لئے مسئلہ بنا ہے اس پر آپ اپنا فیصلہ دیں تا کہ ہاؤس کی کارروائی آگے چل سکے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اگر یہ حالات ہیں تو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب نے اس پر بات کر لی ہے اور قائد حزب اختلاف نے بھی بات کی ہے۔

جناب راشد طفیل: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترم!

جناب راشد طفیل: جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ میں جب اسمبلی میں آپ کے بلانے پر یعنی اجلاس میں آرہا تھا تو میرا بیٹا میرے driver کو لے کر آیا میں نے اُن سے کہا کہ میرے ڈرائیور کو drop کر دیں، میری صبح ہائی کورٹ میں پیشی تھی تو اُس کو drop کرنے کے بعد میرے بیٹے کی گاڑی کھڑی تھی۔ میں نے request کی کہ میرا بیٹا گاڑی میں ہے اور driver ان کو drop کرنے کے لئے آیا ہے تو آپ اس کو جانے دیں، انہوں نے کہا جی نہیں جا سکتا۔ میرے request کرنے کے بعد میں اس گاڑی میں خود بیٹھ گیا، میں نے کہا میں اس گاڑی میں بیٹھتا ہوں اب دروازہ کھول دیں تو انہوں نے کہا دروازہ نہیں کھل سکتا۔ میں نے کہا میں request کرتا ہوں میں اجلاس میں آرہا ہوں، میں ایم پی اے ہوں۔ انہوں نے کہا دروازہ نہیں کھل سکتا آپ نے جس کو بلانا ہے بلا لیں۔

جناب سپیکر! اگر ایوان کے ایک ممبر کی یہ respect ہے اور اگر یہاں پر ایسے ہونا ہے تو پھر آپ اسمبلی میں ان کو بٹھا دیں اور ہمیں یہاں سے فارغ کر دیں اگر اس معاملے پر نوٹس نہیں لیا جا رہا تو یہ بہت بڑی زیادتی ہوگی۔ میں نے نہ اُس سے کوئی بدتمیزی کی ہے، نہ گالی دی ہے اگر میں ایسا کر دیتا تو یہ بہت بڑا ایشو بنتا کہ میں نے سٹاف کے ساتھ زیادتی کی ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ ایک ممبر کا کیا استحقاق ہے اگر کوئی استحقاق نہیں ہے تو اس کا مجھے بتا دیا جائے کہ واقعی میرا اسحقاق نہیں ہے تو میں خاموشی سے بیٹھ جاؤں گا، صبر کر لوں گا۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ بڑا simple issue ہے ایک فاضل ممبر نے آپ کو ایک شکایت کی ہے بلکہ کہہ لیں کہ جواُن کی تضحیک ہوئی ہے اُنہوں نے آپ کو بتائی ہے یہ بھی کوئی اچھی روایت نہیں ہے کہ ہم اپنا یہاں پر رونا روئیں مگر آپ you should immediately hold an inquiry and till the finalization of inquiry آپ اُس کو suspend کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب راشد طفیل! آپ نے کس کو بتایا تھا؟ یہ واقعہ میرے نوٹس میں نہیں ہے یہ میرے ابھی نوٹس میں آیا ہے۔

جناب راشد طفیل: جناب سپیکر! میں نے وہاں سے بیٹھ کر سیکرٹری صاحب کو call کی کہ اس طرح میرا گیٹ بند کیا ہوا ہے کہ یہ سکیورٹی والا بندہ مجھے اندر اسمبلی میں آنے نہیں دے رہا مین گیٹ بند کر کے کھڑا ہے اور مجھے کہتا ہے کہ آپ بلائیں جس کو بلانا ہے۔ سیکرٹری صاحب نے پھر سٹاف کو بھیجا ہے اُس کے بعد گیٹ کھلا ہے پھر میں اسمبلی کے اندر داخل ہوا ہوں اور پھر ایوان میں آیا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، please no cross talk معزز ممبران میری بات سنیں۔ یہ معاملہ میرے بھی ابھی نوٹس میں آیا ہے تو اس میں ایک تو بہت زیادہ security threats ہیں اور آپ کی عزت ہمیں نہایت ہی مطلوب ہے آپ معزز ممبران میری عرض سن لیں۔ (قطع کلامیاں)

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب احمد خان! آپ میری بات سنیں آپ بڑے معزز ممبران ہیں آپ کی عزت کروانا میری ڈیوٹی ہے، میرا فرض ہے۔ اس ایوان میں بیٹھا ہوا ایک ایک honorable member کی عزت کا میں ذمہ دار ہوں۔

ہم اس پر انکوائری کروا لیتے ہیں، جو بھی اسمبلی کا سکیورٹی آفیسر اس میں قصور وار پایا گیا تو جو بھی آپ اس کے خلاف ایکشن کا کہیں گے وہ ہم کریں گے، اگر اس کو suspend کرنا پڑا تو اس کو suspend بھی کریں گے، اب اس پر انکوائری ہو گی۔ اب ہم Question Hour لیتے ہیں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! آپ اس کی CCTV فوٹیج نکلوا کر دیکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! CCTV فوٹیج بھی نکلوا لیں گے، آپ کیوں اتنی tension لے رہے ہیں؟

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! آپ اس معاملے کی انکوائری کرنے کا order کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خان صاحب! جی، ٹھیک ہے، ہم اس معاملے کی انکوائری کروا لیتے ہیں۔

جناب امتیاز محمود: جناب سپیکر! آپ اس کو suspend کر کے انکوائری کروائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! ایک مرتبہ بات ہو گئی ہے کہ انکوائری ہو گی اور آپ بے فکر رہیں بالکل صاف شفاف انکوائری ہو گی۔ ہمیں آپ کا احترام بہت ضروری ہے، جو بھی اس انکوائری میں قصوروار ثابت ہو گا اس کے ساتھ جو لیڈر آف دی اپوزیشن کہیں گے، اسی طرح کا سلوک کیا جائے گا۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! ہمارے ہاؤس کا کوئی بھی ممبر ہے، اس کا ایک استحقاق اور عزت ہے۔ مجھے بتائیں کہ جب ایک ممبر اپنے ساتھ کسی کو بھی لے کر آتا ہے اور ممبر اس کے ساتھ ہوتا ہے تو کم از کم اس کو تو نہیں روکنا چاہئے، یہ راویت آج کی نہیں بلکہ یہ گندی روایت پرویز الہیٰ دور میں ڈالی گئی تھی اس دور میں یہاں پر ممبران کے ساتھ جو حشر ہوتا رہا ہے اور وہی routine آج تک قائم ہے تو اس کو تبدیل کروائیں کیونکہ یہ ہر ممبر کا گھر ہے اور اس ممبر کا ایک استحقاق بھی ہے۔ آپ دیکھیں کہ ایک ممبر کو سکیورٹی والا ہاتھ آگے کر کے روک لیتا ہے، اس گاڑی میں میرا بیٹا بھی ساتھ آ رہا تھا اس کو بھی روک لیا گیا ہے، یہ سب کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہاں پر میری بہن بی بی وڈیری بیٹھی ہوئی ہے وہ کل وہاں سکیورٹی آفس میں کھڑی ہوئی تھی اور اس کا بیٹا ساتھ تھا اور وہ request کر رہی تھی کہ میرے بیٹے کو اندر جانے دو تو آپ بتائیں کہ کیا ایسا ہوتا ہے؟ یہ طریق کار بہت غلط ہے اس کو تبدیل کروائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، احسن صاحب! ٹھیک ہے۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! آپ یقین کریں کہ ہاؤس کا ہر honorable member ہے اور ہم اس اسمبلی کے مالک ہیں، ملازم نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: احسن صاحب! بالکل، آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن اب آپ میری بات سنیں۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! یہ معاملات حکومت پنجاب سے نہیں بلکہ آپ سے related ہیں کیونکہ آپ اس ہاؤس کے executive ہیں لہٰذا اس طریق کار کو change کروائیں تاکہ یہاں پر ہر ممبر کی عزت ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: احسن صاحب! دیکھیں کہ میں جس منصب پر بیٹھا ہوں یہ بات مجھے زیب نہیں دیتی لیکن 2018 میں جو گورنمنٹ تھی اُس وقت میں بھی انہیں بنچز پر بیٹھا کرتا تھا تو ہمیں اپنے ساتھ ایک آدمی بھی لانے کی اجازت نہ تھی۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! وہ غلط روایات تھیں تو ہم نے اُن راویات کو برقرار نہیں رکھنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: احسن صاحب! میری بات سنیں، میں نے ہمیشہ کہا ہے کہ ہم نے سابقہ گورنمنٹ کی ایسی روایات اور exercise کو نہیں دہرانا، ہم نے ان شاءاللہ تعالیٰ نئی روایات شروع کرنی ہیں جو اچھی اور بھلائی کی طرف ہوں جو betterment for the people of the Punjab ہوں گی وہ شروع کریں گے۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! آپ نے بالکل ٹھیک کہا ہے کہ اگر پچھلی روایات غلط تھیں تو ان کو بالکل نہیں دہرانا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب! میں نے اسی لئے تو اس معاملے کی انکوائری کا حکم دیا ہے۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! آپ کے دور میں روایت ایک step آگے چلی گئی ہے، ایک ممبر کے بیٹے کی بات تو بعد کی ہے یہاں پر ایک ممبر خود گاڑی میں موجود تھا تو اس کو بھی نہیں آنے دیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب! نہیں، نہیں، ایسی بات نہیں ہے ہم اس معاملے کی انکوائری کرواتے ہیں۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! ہر چیز پر point scoring نہیں کرنی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب! ممبران کو تو کوئی بھی نہیں روک سکتا کیونکہ ممبران بہت respectful and honorable ہیں ان کو کیسے کوئی روک سکتا ہے؟

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! آپ سیکرٹری صاحب سے پوچھ لیں کہ انہوں نے ممبر کو روکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب! میں نے انکوائری کا حکم دے دیا ہے اب پلیز! انکوائری رپورٹ آنے تک آپ تھوڑا انتظار کر لیں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! آپ 2018 والے دور کی بات کر رہے ہیں اس وقت وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف کھانے کے buffet لگتے تھے اور Hi–Tea دی جاتی تھی ان کا بھی آپ ذکر کیا کریں تو ان کی یہ باتیں بھی نوٹ کیا کریں۔ اس وقت جو حکومت میں تھے ان کے ساتھ دس دس آدمی آتے تھے ان کو تو نہیں رونا چاہئے ان کے تو دس دس آدمی آنے چاہئیں ہمارے آپ نہ آنے دیں چاہے ایک بھی آدمی نہ آنے دیں لیکن ان کے دس دس آدمی آنے چاہئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! کیا انہوں نے آپ کو کوئی complaint کی ہے؟

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! رانا صاحب کی بات پر غور کیا جائے۔

سوالات

(محکمہ سپورٹس)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: راؤ صاحب! اس پر بھی ایکشن لیتے ہیں۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ سپورٹس سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال چودھری محمد اعجاز شفیع کا ہے، سوال نمبر بول دیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 144 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان۔خان پور میں سپورٹس کمپلیکس کی منظوری بجٹ اور اس کی تکمیل سے متعلق تفصیلات

***144: چودھری محمد اعجاز شفیع:** کیا وزیر کھیل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل خان پور ضلع رحیم یار خان میں تحصیل سپورٹس کمپلیکس کی منظوری کب دی گئی تھی اور کتنا بجٹ مختص کیا گیا تھا؟

(ب) کیا سپورٹس کمپلیکس کی بلڈنگ کی تکمیل ہو چکی ہے، اگر نہیں تو محکمہ کب تک سپورٹس کمپلیکس کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب):

(الف) تحصیل خان پور ضلع رحیم یار خان میں 56.206 ملین روپے کی لاگت سے تحصیل سپورٹس کمپلیکس کی منظوری 6۔ نومبر 2019 کو دی گئی اور اس کے لئے مالی سال 20-2019 میں 30.000 ملین روپے بجٹ مختص کیا گیا تھا۔ مگر سٹیٹ لینڈ کے NOC کے وصول نہ ہونے کے باعث یہ سکیم شروع نہیں ہو سکی تھی۔

(ب) سپورٹس کمپلیکس کی بلڈنگ کی تعمیر تاحال شروع نہیں ہو سکی کیونکہ سٹیٹ لینڈ کے NOC کے وصول نہ ہونے کے باعث یہ سکیم تاحال تاخیر کا شکار ہے۔ اس ضمن میں محکمہ ہذا نے ڈپٹی کمشنر سے باضابطہ درخواست کی ہے۔ بعد از سروے رقبہ 71 کنال 1 مرلہ سٹیٹ لینڈ مختص کرنے کے لئے بورڈ آف ریونیو کو 2022-01-22 اور 2024-04-08 کو مراسلہ ارسال کیا گیا تھا مگر تاحال بورڈ آف ریونیو نے زمین مختص نہیں کی۔ جس کے باعث تعمیر تاحال تاخیر کا شکار ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اب اگر وہاں پر land available ہو گئی ہے، حکومت پنجاب کا چار سال سے یہ ایک پراجیکٹ ہے کہ ہر تحصیل میں سپورٹس کمپلکس ہونی چاہئیں تاکہ ہماری یوتھ بے راہ روی کا شاہکار ہونے کی بجائے sports activities میں شامل ہوں تو پانچ سال 2019 سے یہ فٹ بال بنا ہوا ہے اب ان کے پاس land available ہو گئی ہے تو اب کیا منسٹر صاحب on the floor of the House یہ assurance دیں گے کہ یہ جو نئی ADP 2024-25 آرہی ہے اس میں اس سکیم کو full funded include کیا جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے on the condition اگر ہمیں ادارے سے NOC مل جاتا ہے تو میں اس سکیم کو ADP 2024-25 میں ڈال چکا ہوں۔ میرے علم کے مطابق ابھی تک ہمیں ادارے سے NOC نہیں ملا تھا۔ میں نے آپ کے کہنے سے پہلے ہی جیسا کہ آپ نے کہا ہے کہ میں نے تمام ڈسٹرکٹس پر توجہ دی ہے تاکہ ہماری تمام تحصیلوں میں سپورٹس کمپلکس ہونی چاہئیں تو 8۔ اپریل کو میں نے لیٹر ڈالا ہوا ہے کہ مجھے اس کا جلد از جلد NOC دیا جائے اور on the safer side میں نے اس سکیم کو ADP 2024-25 میں شامل کیا ہوا ہے on the condition مجھے اگر budget release ہوتا ہے تو میں نے اس کو شامل کیا ہوا ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اگر اس سکیم کو ADP 2024-25 میں include کیا ہوا ہے تو میری request ہو گی کہ اگر یہاں پر سپورٹس کمپلکس بننا ہے کیونکہ یہ چھوٹی سی سکیم ہے تو اس حوالے سے full funded کی جائے، پہلے اس سکیم کے لئے 56 ملین روپے رکھے گئے تھے لیکن اب 100 ملین روپے ہو گئے ہوں گے تو یہ سکیم سالہا سال نہ چلے اگر یہ ADP 2024-25 میں include ہے تو اس کو full funding کر کے اسی سال بنوا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! جی، اس کو جلد از جلد کرواتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! معزز ممبر نے 10 کروڑ روپے کی بات کی ہے تو ہم ان کو زیادہ راضی کر دیتے ہیں میں چونکہ ان کو multipurpose sports complex بنا رہا

ہوں تو کسی بھی سپورٹس کمپلیکس پر میری averageکے مطابق تقریباً کم و بیش 13 کروڑ روپے کی لاگت آتی ہے تو ہم ان شاءاللہ تعالیٰ آپ کو تین کروڑ روپے زیادہ دے دیں گے۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میر امنسٹر صاحب سے ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، خان صاحب!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! جس طرح منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ ان کا یہplanہے کہ ہر تحصیل میں سپورٹس کمپلیکس بنایا جائے گا تو اس حوالے سے ایک تجویز بھی ان کے پاس پڑی ہے جس میں دس یا گیارہ تحصیلیں ایسی ہیں جہاں پر سپورٹس کمپلیکس بننے ضروری ہیں تو اس کے لئے کیا ان کے پاس کوئی معلومات ہیں کہ ان تحصیلوں میں سپورٹس کمپلیکس بنا رہے ہیں، یا یہ اپنا کوئی نیا معیار بنا رہے ہیں؟ تو جس تحصیل میں اگرgovernment state land نہیں ہو گی یعنی کئی تحصیلیں ایسی ہیں جہاں پرgovernment state land نہیں ہے جیسا کہ میرے علم میں ہے کہ میانوالی میں ایک ہماری تحصیل میںgovernment state land نہیں ہے تو اس کے لئے ان کا کیا معیار ہو گا؟

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! ہمارے فاضل ممبر نے بہت خوبصورت بات کی ہے۔ سب سے پہلے میں جناب کے گوش گزار کر دوں کہ تقریباًconstituencies 297 میں سے 91 constituencies ایسی ہیں جن میں کسی بھی قسم کی sports facilities availableنہیں ہیں اور میں نے کسی بھی پارٹی سے بالاتر ہو کر اس کی ایک لسٹ بنوائی ہے اور میں بتاتا چلوں کہ جس طرح ابھی معزز ممبر نے کہا تو بالکل ایسی کئی constituencies ہیں جہاں پر government state land نہیں مل رہی جس طرح کہ میری اپنی پی پی بھی ہے۔ ہم نے اس کے لئے کیا طریق کار اپنایا ہے کہ ہر پی پی میں تقریباًgovernment state land موجود ہوتی ہے، وہاں کے جو متعلقہ پٹواری وغیرہ ہوتے ہیں انہوں نے چھپائی ہوتی ہیں۔ دو ہفتے پہلے کی رپورٹ ہے کہ پی پی۔168 میں چونکہ میں خود بھی منسٹر ہوں تو میرے اپنے چراغ تلے اندھیرا تھا تو میں نے کہا کہ کم از کم میرے حلقے میں یہfacility available ہونی چاہئے تو انہوں نے مجھے کہا کہ میرے حلقے میںgovernment state land موجود نہیں ہے تو تقریباً میری کوشش ہوتی ہے کہ جہاں پر

یہ مجھے کہتے ہیں کہ government state land پوری پی پی میں ہی available نہیں ہے تو میں اس کو personally خود جا کر دیکھتا ہوں کیونکہ ایسی کوئی پی پی نہیں ہوتی جس میں government state land موجود نہ ہو۔ میں آخر میں یہ گوش گزار کر دوں کہ مجھے چیف منسٹر صاحبہ کا یہ حکم تھا کہ کوئی بھی ایسا پراجیکٹ جو پی ٹی آئی دور حکومت میں شروع ہوا تھا تو اس کو سیاست کی نذر نہ کیا جائے تو اس لئے کسی بھی constituencies کو سیاست کی نذر نہیں کیا جا رہا ہے۔ It will be treated in the same way.

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! .Excellent جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میری منسٹر صاحب سے درخواست ہے انہوں نے state land کا ذکر کیا ہے تو ہر ضلع میں state land موجود ہے۔ جس طریقے سے ہماری نئی نسل نشے یا بے راہ روی کا شاہکار ہے اگر ان کو state land کی نشاندہی کر دی جائے تو کیا یہ state land کو سپورٹس سٹیڈیم میں یا سپورٹس گراؤنڈ میں convert کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ کیونکہ اگر میں اپنی پی پی۔108 تحصیل صدر فیصل آباد کی بات کروں تو اس میں نہ کوئی جمنیزیم، سٹیڈیم اور نہ ہی کوئی اور چیز ہے اور پاکستان کے مین فٹ بالرز they are from my constituency میں کہتا ہوں کہ میں انہیں اپنی پوری constituency کی state land کی نشاندہی کرتا ہوں ہم سٹیڈیم بھی خود بنا لیں گے مگر کیا منسٹر صاحب اس state land کو sports purposes کے لئے allocate کر دیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! to be very clear جیسے میں نے پہلے کہا کہ آپ کی PP اتنی ہی قیمتی ہے جتنی یہاں پر بیٹھے ہوئے کسی اور ممبر کی ہے۔ آپ نے جو اپنی PP-108 mention کی ہے I will get back to you اگر اس کے اندر کوئی ایسی facility موجود نہیں ہے تو I will ensure that by the end of this term اس میں facility موجود ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اگر رانا صاحب land identify کرتے ہیں تو۔۔۔

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ 91 سکیمز recognize کی ہیں ان 91 سکیموں کے بعد کوئی ایسی PP نہیں بچے گی جس کے اندر کوئی facility موجود نہ ہو۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! اگر رانا صاحب مجھے clear کر لینے دیں تو شاید ان کو پوچھنے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ 91 سکیموں کا مطلب ہے کہ یہ میرا تین سال کا پراجیکٹ ہے، اگر فنانس ڈیپارٹمنٹ مجھے سارا بجٹ allocate کر دیتا ہے تو پھر میں کوشش کروں گا کہ رانا صاحب کی پی پی بھی ایک سال کے اندر ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں جی، very good

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال اسی سوال سے related ہے بڑا آسان ہو جائے گا۔ میں منسٹر صاحب سے یہی request کروں گا کہ جس طرح ہمارے سینئر ممبر رانا صاحب نے فرمایا ہے اس کا ایک ہی طریقہ ہوتا ہے اگر state land کسی اور محکمے کی ہے وہ کبھی بھی آپ کو ایسے نہیں دیں گے۔ اس کے لئے میں ان سے request کروں گا کہ یہ بجائے اس محکمے کے ساتھ خط و کتابت کرنے کے یہ directly چیف سیکرٹری صاحب کو ایک لسٹ دے دیں اور وہ direct اس محکمے کو کہہ دیں گے۔ انہوں نے تو سپورٹس کے لئے زمین لینی ہے لہٰذا وہ زمین direct محکمہ سپورٹس کو انتقال ہو جائے گی۔ ہم نے ایک دو جگہ پر یہ کیا ہے۔ اگر محکمہ ایک دوسرے محکمے کے پاس جاتا رہے گا تو میرے فاضل منسٹر صاحب جو تین سال کہہ رہے ہیں young ہیں energetic ہیں لیکن انہیں ٹائم لگ جائے گا اگر war footing پر کریں گے تو پھر انہیں بڑا اچھا رزلٹ مل جائے گا۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! Issue یہ نہیں ہے۔

جناب محمد اویس: جناب سپیکر! میں بھی ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اویس صاحب! میں اتنے ضمنی سوال نہیں دے سکتا۔ تین ضمنی سوالوں کی اجازت ہے لیکن اس سوال پر چوتھا پانچواں ضمنی سوال چل رہا ہے ایسے نہ کریں۔ جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ جتنی بھی state land ہوتی ہے یہ خانہ ملکیت میں حکومت پنجاب کی ہوتی ہے-خانہ مقبوضگی میں اگر کوئی اریگیشن ہے یا کوئی بھی محکمہ ہے میں تو کہہ رہا ہوں کہ اگر محکمہ مال کے ریکارڈ میں اس کی ملکیت حکومت پنجاب ہے اور لینڈ کسی کے استعمال میں نہیں ہے اگر اس کی نشاندہی کرتے ہیں تو اسے for the sports purpose allot کروادیں۔ میں یہ تو نہیں کہہ رہا کہ ہمارے نام کروادیں that will be utilized for let say hockey stadium or gymnasium میں یہ بھی نہیں کہہ رہا کہ ابھی اس کے لئے فنڈز allocate کر دیں لیکن جس طرح آج کل جو آبادی کی extension ہو رہی ہے، جو چھپڑ پڑے تھے، باقی چیزیں پڑی تھیں لوگ انہیں اپنے ذاتی استعمال کے لئے encroach کر رہے ہیں اس طرح وہ بھی بچ جائے گا اور یہ بھی ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! منسٹر صاحب نے تو on the floor of the House کھڑے ہو کر کہا ہے کہ آپ state land identify کریں تو وہ آپ کو بنوا دیں گے۔ اگلا سوال چودھری محمد اعجاز شفیع کا ہے۔

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! مجھے بھی ضمنی سوال کرنے کی اجازت عطا فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بریگیڈیئر صاحب! پلیز پانچ ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔

جناب محمد اسماعیل: جناب سپیکر! مجھے بھی ایک بہت ہی ضروری ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اگلے سوال پر ضمنی سوال لے لینا۔ جی، اعجاز شفیع صاحب! اپنا سوال نمبر بولیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 145 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان۔ تحصیل خان پور میں جمنیزیم کی عمارت سے متعلقہ تفصیلات

***145: چودھری محمد اعجاز شفیع:** کیا وزیر کھیل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رحیم یار خان کی تحصیل خان پور میں جمنیزیم کی بلڈنگ موجود ہے لیکن وہاں پر کھیلوں کا کوئی انتظام نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جمنیزیم کی چھت انتہائی بوسیدہ اور خطرناک ہو چکی ہے جو کسی بھی وقت گر سکتی ہے؟

(ج) کیا محکمہ اس جمنیزیم کی Rehabilitation کے لئے بجٹ مختص کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تا کہ وہاں پر نوجوان نسل کے لئے کھیلوں کے پروگرام کا آغاز کیا جا سکے؟

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب):

(الف) پروٹوٹائپ جمنیزیم تحصیل خان پور سال 2015 میں C&W ڈیپارٹمنٹ نے بنایا تھا۔ جس کا رقبہ 3 ایکڑ 6 کنال ہے۔ اس کے مین انڈور ہال میں ٹیبل ٹینس، مارشل آرٹس، ریسلنگ، والی بال، باکسنگ اور بیڈ منٹن کی گیمز کھیلی جاتی تھیں۔ مگر 2019 میں بارشوں کے باعث جمنیزیم کی چھت کئی جگہوں سے گر گئی جسے اسسٹنٹ کمشنر نے خطرناک قرار دے کر مین انڈور ہال کو بند کر دیا مگر گرلز اور بوائز کے لئے فٹنس جم تا حال فعال ہے جس کا متبادل راستہ ہے۔ فٹنس جم میں 28 Gym Equipment ہیں۔ جم میں ممبر کی تعداد 37 ہے۔ جس میں 32 میل اور 5 فی میل ہیں۔

(ب) سال 2019 میں ہونے والی تیز طوفانی بارشوں کے باعث جمنیزیم تحصیل خان پور کی چھت کئی جگہوں سے گر گئی جس کا سروے PMU فیلڈ سٹاف نے کیا سال 2019 سے 2022 تک فنڈز کی عدم دستیابی کے باعث Rehabilitation کا کام شروع نہیں ہو سکا تھا۔ مالی سال 23-2022 میں جمنیزیم کی Rehabilitation کے لئے 36.047 ملین فنڈز کی منظوری دی گئی۔ سال اگست 2023 میں ٹینڈر بھی دیا گیا۔ لیکن الیکشن کمیشن کی پابندی کی وجہ سے کام شروع نہ ہو سکا۔ فی الوقت جمنیزیم کی چھت بوسیدہ اور خطرناک ہو چکی ہے اسی لئے مین انڈور ہال کو بند کر دیا گیا ہے۔

(ج) سال 23-2022 میں جمنیزیم تحصیل خان پور کی Rehablitation کے لئے محکمہ ہذا نے 36.047 ملین بجٹ روپے مختص کیا لیکن بعد میں الیکشن کمیشن کے بین کی بناء پر کام شروع نہ ہو سکا۔ محکمہ سپورٹس اینڈ یوتھ افیئرز کی جانب سے سال 25-2024 کی جاری کردہ Rehabilitation لسٹ میں جمنیزیم خان پور شامل ہے۔ جس کے لئے مبلغ 90.000 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس Rehabilitation میں اندرونی

اور بیرونی بلڈنگ کی مرمت اور رنگ وروغن، چھت کی مرمت، PU فرش اور False Ceiling اور الیکٹریکل کے ساتھ ساتھ Plumbing کا کام بھی شامل ہے۔ فنڈز کی منظوری اور فراہمی ہونے پر عرصہ دو سال میں Rehabilitation مکمل کروا کر جمنیزیم خان پور کھلاڑیوں کے لئے کھول دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! جز (ج) کے حوالے سے بات کروں گا کہ جمنیزیم 2015 میں بنا تھا اور 2019 میں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں، کاظم پیرزادہ صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ جی، چودھری اعجاز شفیع!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! ہمارے جنوبی پنجاب کی ایک چھوٹی سی اور پسماندہ تحصیل خانپور شہر میں ایک facility تھی وہ بھی 2019 سے dangerous declare ہوئی ہوئی ہے۔ جواب کے جز (ج) میں لکھا ہے کہ ہم نے اس کی rehabilitation کے لئے 90 ملین روپے مختص کر دیئے ہیں۔ اس کے آخر میں لکھا ہے کہ فنڈز کی منظوری اور فراہمی ہونے پر عرصہ دو سال میں rehabilitation ہو سکے گی۔ پانچ سال پہلے ہو گئے ہیں دو سال آگے بتائے جا رہے ہیں یعنی ایک چھوٹے سے جمنیزیم پر سات آٹھ سال لگ رہے ہیں اگر پسماندہ تحصیل خانپور میں ایک چھوٹا جمنیزیم بن ہی گیا تھا تو اسے fast track پر کرنا چاہئے۔ پہلے تو فنڈز نہ ملنے کی وجہ سے پانچ سال ایسے ہی گھومتا رہا ہے اب اگر فنڈز آ گئے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پانچ سال تو آپ کی حکومت تھی۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! ہماری حکومت تھی یا جس کی بھی تھی لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہاں کی عوام کو، وہاں کی یوتھ کو یہ سزا دی جائے کہ اب ہماری حکومت نہیں ہے، میں اپوزیشن میں ہوں تو وہاں انہیں سزا دی جائے کہ اگلے پانچ سال انتظار کریں۔ کیا 90 ملین روپے کی اس سکیم مکمل ہونے پر دو سال لگیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! دو سال کا عرصہ کوئی عرصہ نہیں ہے ہم نے اسے اپنے plan میں ڈال لیا ہے۔ میں on the floor of the House کوئی ایسی commitment نہیں کرنا چاہتا جس پر پورا نہ اتر سکوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: .Order in the House, order in the House جی، منسٹر صاحب!

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! to be on the safe side اسے دو سال کا کہا گیا ہے لیکن کوشش کریں گے کہ اسے ایک سال میں ہی مکمل کریں۔ اگر ایک سال سے کچھ تاخیر ہو جائے تو پھر فاضل ممبر صاحب گریبان بھی پکڑ سکتے ہیں اس لئے ڈر کے مارے دو سال لکھا ہوا ہے لیکن کوشش کریں گے کہ پہلے سال میں ہی مکمل ہو جائے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! اب تو مطمئن ہو جائیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اس کی just rehabilitation ہے صرف چھتیں تبدیل ہونی ہیں یہ کوئی بہت لمبا چوڑا پراجیکٹ نہیں ہے۔ اگر full funding ہو گی تو میرے خیال میں اس کے لئے چھ ماہ کافی ہیں۔ میں منسٹر صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ اگر اسے full funding ہو جائے تو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب نے تو ایک سال میں مکمل کرنے کا کہا ہے۔ فیصل صاحب آپ نے ایک سال کا کہا ہے نا؟

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اس کی صرف چھتیں تبدیل ہونی ہیں اور بجلی کا کام ہے۔

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! آپ نے حکم کیا ہے کوشش کرتے ہیں کہ ایک سال کے اندر اسے مکمل کروا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ایک سال میں مکمل کرائیں۔

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! اتنی گردن نہ دبائیں۔ کوشش کرتے ہیں کہ ایک سال میں مکمل ہو جائے۔

جناب محمد اسماعیل: جناب سپیکر! اب مجھے بھی ضمنی سوال کی اجازت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد اسماعیل: جناب سپیکر! میں نے سپورٹس کمپلیکس کے حوالے سے استدعا کرنی تھی کہ میرے حلقہ پی پی-116 سمن آباد فیصل آباد میں ایک سپورٹس کمپلیکس ہے جس کا میرے ہی ایم پی اے شپ کے دور میں منظور وٹو صاحب نے افتتاح کیا تھا۔ اس وقت اس کمپلیکس میں تمام سہولتیں میسر تھیں لیکن آج وہ کمپلیکس ایک شادی ہال بنا ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ نوجوان نسل کے ساتھ بہت زیادتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب اس پر توجہ دیں کہ کیا اس سپورٹس کمپلیکس کو یہ سہولتیں میسر ہوں گی؟ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! this is a very serious concern اگر وہ کمپلیکس میں کوئی facility شادی purpose کے لئے استعمال ہوتی ہے تو I assure you کہ ایسا نہیں ہو گا- میں نے اسے note کر لیا ہے and I will get back to you اس پر سختی بھی ہو گی۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد اویس: جناب سپیکر! مجھے بھی ضمنی سوال کی اجازت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اویس صاحب! آپ ابھی تشریف رکھیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! وہاں پر equipment نہیں ہے، وہاں ایکسر سائز کی مشینری بھی نہیں ہے- کیا منسٹر صاحب اسے بھی اس میں include کرائیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! میں سوال نہیں سن سکا لہذا چودھری صاحب اپنا سوال دہرا دیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! محکمے نے rehabilitation کے لئے 90 ملین روپے رکھے ہیں وہاں ایکسر سائز کی مشینری بھی نہیں ہے۔ کیا مشینری اس میں include ہے اگر نہیں ہے تو کیا آپ وہ مشینری بھی include کرائیں گے ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! پوچھ رہے ہیں کہ اس سکیم میں مشینری include ہے یا نہیں۔

وزیر کھیل(جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! میرا ایک وعدہ ہے کہ 90 ملین کا مطلب precisely 90 نہیں ہوتا اگر مجھے اس میں کوئی facility دینے کے لئے کروڑ دو کروڑ کا اضافی فنڈ allot کرنا پڑتا ہے تو انشاءاللہ پورا مکمل کر کے واپس آئیں گے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی اویس ورک صاحب! اس سوال پر آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد اویس: جناب سپیکر! شکریہ۔ منسٹر صاحب نے بات کی ہے کہ وہ ہر تحصیل کے اندر سپورٹس کمپلیکس بنا رہے ہیں۔ میں highlight کرنا چاہتا ہوں کہ میرے ضلع شیخوپورہ سے ہاکی کے اولیمپئن بھی پیدا ہوئے ہیں نوید عالم صاحب (مرحوم) تھے۔ محکمے نے ہمارا ہاکی سٹیڈیم بالکل ختم کر دیا ہے میری استدعا ہے کہ ہماری تحصیل شرقپور اور تحصیل شیخوپورہ کے اندر خاص طور پر کچھ کر سکیں تو وہ کریں۔ دوسرا میں appreciate کروں گا کہ پہلے کوئی ایسے منسٹر صاحب آئے ہیں جو وقفہ سوالات میں کوئی سیاسی تقریر نہیں کر رہے بلکہ سوالات کے جواب دے رہے ہیں اور ان کے جوابات سے اپوزیشن بھی مطمئن لگ رہی ہے۔ بہت شکریہ

وزیر کھیل(جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میری بڑی humble submission ہے، ابھی اسمبلی کی روایات کا ذکر ہو رہا تھا جب میں نے اسمبلی میں بطور رکن حلف اُٹھایا تو مجھے اسمبلی میں بیٹھنے کے ساتھ ساتھ یہ شوق بھی تھا کہ یہاں پر بڑے بڑے سیاسی رہنما بیٹھتے ہیں اور مجھے ان سے کچھ سیکھنے کا موقع ملے گا۔ یہاں پر اکثر کہا جاتا ہے کہ جو پہلے سے روایات چلی آ رہی ہیں ان کو ایسے ہی رہنے دیں۔ یہ ایوان ایک مقدس جگہ ہے اور اگر روایت بدلنے سے کوئی positivity آتی ہے تو اس کو آنے دیں اور کوئی غلط روایت چلی آ رہی ہے تو اس کو ختم کریں۔ ہم کوئی اچھی بات کریں تو حزب اختلاف اس کو appreciate کرے اور اگر اپوزیشن کی طرف سے

کوئی اچھی بات ہوتی ہے تو ہم اس کو appreciate کریں گے۔ اسمبلی کے باہر تو ہماری سیاسی مخالفت ہوتی ہے لیکن اس ایوان میں ہم سب عوام کے مفاد کے لئے آتے ہیں۔ In the House, we are here for public and we are not here for ourselves. میں آپ کو یقین دہانی کرواتا ہوں کہ عوامی مفاد کے لئے میں ہر وقت حاضر ہوں۔ ہاکی کے حوالے سے بات کی گئی ہے تو میں اس حوالے سے ایک پورا plan تیار کر کے ایوان میں پیش کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، بریگیڈیئر مشتاق احمد!

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! یہ جمنیزیم تحصیل خان پور میں سال 2015 میں بنا تھا اور 2019 میں اس کی عمارت ناکارہ ہو گئی یعنی چار سال کے عرصے میں یہ عمارت dangerous declare ہو گئی تھی۔ کیا وزارت کھیل نے اس سلسلے میں متعلقہ ٹھیکیدار یا executive کے خلاف کوئی punitive action لیا ہے، اگر لیا ہے تو کیا اس کی کوئی تفصیل موجود ہے اور اگر نہیں لیا تو کیوں نہیں لیا گیا، اگر اس بارے میں کوئی action نہیں لیا گیا تو کیا اب action لینے کا کوئی ارادہ ہے یا اسی طرح public funds ضائع ہوتے رہیں گے؟

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! ہماری وزارت کھیل میں ایک شعبہ Project Management Unit (PMU) کا ہے۔ یہ ڈیپارٹمنٹ 2017 میں فعال ہوا تھا اور اس سے پہلے ہماری buildings محکمہ C&W بناتا تھا۔ This is a project of C&W. It is not a project of Sports Department. سال 2017 کے بعد ہم نے development کے لئے اپنا ڈیپارٹمنٹ بنایا دیا جس کو ہم PMU کہتے ہیں۔ اب محکمہ سپورٹس کی عمارتوں کی renovation or rehabilitation ہمارا اپنا ڈیپارٹمنٹ یعنی PMU کرتا ہے۔

جناب سپیکر! ابھی تک اس جمنیزیم تحصیل خان پور کی عمارت کا کوئی audit نہیں ہوا۔ اگر سپیکر صاحب کا حکم ہوتا ہے تو اس کا audit کروانے میں مجھے کوئی اعتراض نہیں اور اس میں کوئی بُری بات نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب اگلے سوال کو take up کرتے ہیں۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 156 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: محکمہ سپورٹس میں ڈیلی ویجز یا عارضی ملازمین کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

***156: جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر کھیل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ سپورٹس میں اضلاع کے اندر عارضی طور پر یا ڈیلی ویجز پر ملازمین بھرتی کئے جاتے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے افراد ڈیلی ویجز پر یا عارضی طور پر بھرتی کئے گئے ہیں اور یہ کس کس شعبہ میں کام کر رہے ہیں، ان کی ذمہ داریاں کیا ہیں، نام سکیل، ذمہ داریوں سمیت تفصیلات سے آگاہ فرمائیں نیز اس بھرتی کی اجازت کون سی اتھارٹی دیتی ہے؟

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ سپورٹس میں عارضی یا ڈیلی ویجز پر کام کرنے والے افراد کو ماہانہ یا یومیہ کتنا معاوضہ ادا کیا جاتا ہے اور کس مد سے ادا کیا جاتا ہے کیا اس کا باقاعدہ آڈٹ ہوتا ہے تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب):

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ سپورٹس پنجاب میں اضلاع کے اندر وقتاً فوقتاً ضرورت کے مطابق عارضی طور پر ڈیلی ویجز ملازمین بھرتی کئے جاتے ہیں۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مختلف سپورٹس سہولیات پر 40 ڈیلی ویجز ملازمین مختلف عہدوں پر عارضی بنیادوں پر کام کر رہے ہیں۔ جن میں سے ایک ملازم ماہانہ تنخواہ کی بنیاد اور 39 ملازمین روزانہ تنخواہ کی بنیاد پر کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل بر فلیگ "A" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ڈیلی ویجز ملازمین کو Delegation of Financial Power Rules 2006 Amended 2016 (Second Schedule) Rule 3(1)

Part-1 Section 2(b)(xxi) کے تحت ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر جو مجاز اتھارٹی ہے بھرتی کرتا ہے۔

(ج) ڈیلی ویجز پر کام کرنے والے ملازمین کو حکومت پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے وقتاً فوقتاً جاری کردہ شیڈول آف ویجز ریٹس میں متعین کردہ ریٹس کے تحت تنخواہ دی جاتی ہے۔ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ڈی ڈی او اکاؤنٹ کے بجٹ ہیڈ "AO1277-Contingent Paid Staff" میں فنڈز کی فراہمی کی جاتی ہے۔ جہاں سے ڈیلی ویجز ملازمین کو تنخواہیں ادا کی جاتی ہیں۔ ڈیلی ویجز ملازمین کی تنخواہیں ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس سے منظوری کے بعد بذریعہ کراس چیک بنک اکاؤنٹس میں ٹرانسفر کی جاتی ہیں۔ فی الحال گزشتہ مالی سال کا آڈٹ نہیں ہوا۔ تاہم محکمہ سپورٹس نے آڈٹ پلان کی تیاری کے لئے مراسلہ جاری کر دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ہمارے نوجوان اور energetic minister نے بہت اچھی باتیں کی ہیں تو میں ان کی نظر ایک قطعہ کرتا ہوں:

کبھی کہا نہ کسی سے تیرے فسانے کو
نہ جانے کیسے خبر ہو گئی زمانے کو
اب آگے اس میں تمھارا ہی نام آئے گا
جو حکم ہو تو یہیں چھوڑ دوں فسانے کو

جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ "کیا یہ درست ہے کہ محکمہ سپورٹس میں اضلاع کے اندر عارضی طور پر یا ڈیلی ویجز پر ملازمین بھرتی کئے جاتے ہیں؟" اس کے بعد میں نے اپنے سوال کے جز (ب) میں پوچھا ہے کہ "اگر جواب اثبات میں ہے تو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے افراد ڈیلی ویجز پر یا عارضی طور پر بھرتی کئے گئے ہیں اور یہ کس کس شعبہ میں کام کر رہے ہیں ان کی ذمہ داریاں کیا ہیں نام، سکیل اور ذمہ داریوں سمیت تفصیلات سے آگاہ فرمائیں نیز اس بھرتی کی اجازت کون سی اتھارٹی دیتی ہے؟" اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مختلف

سپورٹس سہولیات پر 40 ڈیلی ویجز ملازمین مختلف عہدوں پر عارضی بنیادوں پر کام کر رہے ہیں۔ جن میں سے ایک ملازم ماہانہ تنخواہ کی بنیاد اور 39 ملازمین روزانہ تنخواہ کی بنیاد پر کام کر رہے ہیں"۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک ملازم ماہانہ تنخواہ کی بنیاد پر ہے اور 39 ملازمین روزانہ تنخواہ پر ہیں تو یہ distinction کیوں ہے اور اس کی وجہ کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر کھیل! اس کا جواب دیں۔

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! سال 2021 میں ایک policy آئی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ ان ملازمین کو مستقل کیا جائے۔ 2021 میں یہ policy آئی تھی کہ جب ایک certain time frame سے زیادہ daily wages پر کوئی ملازم کام کرتا ہے تو اس کو permanent کیا جائے۔ ہمارے Directorate میں کل 1076 ملازمین ہیں جو کہ daily wages پر کام کر رہے ہیں۔ میں ان 1076 ملازمین میں سے 571 ملازمین کی scrutiny مکمل کروا چکا ہوں اور باقی ملازمین کی ان شاءاللہ تعالیٰ اگلے ڈیڑھ ماہ میں scrutiny ہو جائے گی اور ان سب ملازمین کو daily wages سے ہٹا کر permanent کرنا شروع کر دیا جائے گا۔ اس وقت تک آدھے سے زیادہ ملازمین کی scrutiny مکمل ہو گئی ہے۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ اب daily wages ملازمین کی حاضری بھی biometric system کے تحت لگائی جائے گی تاکہ اس کے اندر زیادہ سے زیادہ شفافیت آ سکے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب نہیں دیا گیا۔ میں نے تو یہ پوچھا ہے کہ ایک ملازم ماہانہ تنخواہ پر ہے اور 39 ملازمین روزانہ تنخواہ پر ہیں تو یہ discrimination and discretion کیوں ہے؟

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! میں یہی بتا رہا ہوں کہ یہ 39 ملازمین ان ہی 1076 ملازمین میں شامل ہیں جن کی scrutiny مکمل کرنے کے بعد ان شاءاللہ تعالیٰ جون سے پہلے پہلے انہیں مستقل کیا جائے گا۔ ہمیں آئے ہوئے ابھی تین مہینے ہوئے ہیں۔ اس process کو تھوڑا چلنے دیں۔ میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ عیدالفطر کے بعد میں نے اپنے ڈی جی کو ہدایت جاری کی ہے کہ پورے پنجاب کے اندر یہ دیکھا جائے کہ ان daily wages ملازمین کے اندر کوئی گھوسٹ ملازم تو نہیں ہے۔ ایک ایک چیز کو scrutinized کیا جا رہا ہے۔ وہ ملازمین جو ہمارے

criteria پر پورے اُتریں گے ان کو رہنے دیا جائے گا اور باقی ملازمین کو گھر جانا پڑے گا۔ جب ان ملازمین کی scrutiny مکمل ہو جائے گی تو پھر زیادہ سے زیادہ ملازمین کو مستقل کر دیا جائے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب پھر نہیں آیا۔ منسٹر صاحب تو مجھے اپنی کارکردگی بتا رہے ہیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ اچھا کام کر رہے ہوں۔ میں نے اپنے سوال میں یہ پوچھا ہے کہ ایک ملازم ماہانہ تنخواہ کی بنیاد پر ہے جبکہ 39 ملازمین روزانہ تنخواہ کی بنیاد پر ہیں تو یہ فرق کیوں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! یہ بتائیں کہ ایک ملازم ماہانہ تنخواہ پر ہے اور 39 ملازمین روزانہ تنخواہ پر ہیں تو معزز رکن یہ پوچھ رہے ہیں کہ ان میں فرق کیا ہے؟

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! ہم ایک نائب قاصد کو ماہانہ تنخواہ کی بنیاد پر رکھتے ہیں۔ پچھلی مرتبہ بھی معزز رکن اور آپ نے پوچھا تھا کہ -/32000 روپے سے کم تنخواہ کیوں دی جا رہی ہے؟ جس ملازم کو ہم 89 days کے لئے adhoc basis پر رکھتے ہیں اسے ہم -/32000 روپے ماہانہ تنخواہ دیتے ہیں جبکہ جو ہمارے مستقل ملازم ہوتے ہیں ان کو scales کے حساب سے تنخواہ دی جاتی ہے۔ معزز رکن کو اگر کسی بات کی سمجھ نہیں آ رہی تو my doors are open for the honorable parliamentarians. شاید میرے سمجھانے میں کوئی کمی رہ گئی ہے تو یہ میرے پاس تشریف لائیں میں ان کو مطمئن کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل آپ جناب امجد علی جاوید کو اپنے ساتھ بٹھائیں اور انہیں مطمئن کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! مجھے جواب اس ایوان کے اندر دیا جائے۔ میں نے ان کے دفتر میں جا کر کیا میٹنگ کرنی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب امجد علی جاوید! اگر آپ کو کوئی confusion ہے تو منسٹر صاحب اس کو دُور کر دیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ اس ایوان کی confusion دُور کریں۔ یہ اس ایوان کو مطمئن کریں۔ میرے سوال کا ابھی بھی جواب نہیں آیا۔ ابھی منسٹر صاحب نے یہ کہا ہے کہ جو ماہانہ بنیاد پر ملازم رکھے جاتے ہیں ان کی تنخواہ کم ہو جاتی ہے۔ میں نے پچھلی مرتبہ بھی اسی حوالے سے

agitate کیا تھا تو انہوں نے کہا تھا کہ ماہانہ بنیاد پر رکھے گئے ملازمین کی تنخواہ کم ہوتی ہے۔ ہم daily wages والوں کو -/32000 روپے تنخواہ دیتے ہیں۔ اگر وزیر موصوف کا یہ بیان درست ہے تو یہ annexure تو اس کو support نہیں کر رہا۔ annexure یہ کہہ رہا ہے کہ ماہانہ تنخواہ والے ملازم کو 40 ہزار 331 مل رہے ہیں اور روزانہ تنخواہ والے ملازم کو 32 ہزار 6 روپے مل رہے ہیں تو ان کی یہ statement ٹھیک نہیں ہے۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ ماشاء اللہ سیکھ رہے ہیں تو اچھی بات ہے یہ سیکھیں اور مان لیں کہ انہیں اس کا نہیں پتا تو کہہ دیں کہ پوچھ کر بتا دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ وزیر صاحب بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ میں روزانہ کی بنیاد پر ان کی activities دیکھتا ہوں اور یقین مانیں میں بڑے وثوق سے کہہ رہا ہوں کہ پنجاب میں sports کے حوالے سے وزیر صاحب کا نام سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کے سوال کا جواب دے دوں۔ مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ جس ملازم کی تنخواہ زیادہ ہے وہ skilled ہے۔ Skilled persons have been hired on monthly basis. جیسے ہمارا کمپیوٹر آپریٹر ہے اور as per Finance Department notification ہم unskilled persons کو daily basis پر رکھتے ہیں اور جن کو ہم نے ماہانہ بنیاد پر رکھا ہوا ہے وہ skilled labor ہے اس لئے اُس کی تنخواہ 40 ہزار روپے ماہانہ ہے اور آگے مزید بڑھتی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آخری ضمنی سوال جناب احمر بھٹی کا ہے۔

جناب احمر بھٹی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو آپ سے درخواست ہے کہ جناب امجد علی کو وزیر پارلیمانی امور بنایا جائے تاکہ ان کے سوالات ختم ہوں اور یہ اپنی مرضی کے جوابات لے سکیں تاکہ کسی اور ممبر کو یہاں پر سوال کرنے کا موقع مل سکے۔ وزیر کھیل سے میرا سوال ہے کہ انہوں نے ابھی ذکر کیا کہ یہ پورے پنجاب میں 91 Sports Complex بنا رہے ہیں اس پر میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اس سے پنجاب کے نوجوانوں کو sports میں آگے بڑھنے کا موقع ملے گا۔ میں ان سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ رائیونڈ تحصیل یا رائیونڈ شہر میں کوئی Sports Complex بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں اور اگر رکھتے ہیں تو کب تک؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر کھیل!

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! بھٹی صاحب نے رائیونڈ کے بارے میں یہ ضمنی سوال پوچھا ہے تو میں عرض کر دوں کہ میں نے آج سے دو ہفتے پہلے اپنی پریس کانفرنس میں announce کیا تھا کہ وہاں پر آپ کی دعاؤں سے ہم multipurpose Sports Complex بنانے جا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ نے وزیر کھیل کے بارے میں comments دیئے کہ اُن کا نام سنہری حروف میں لکھا جائے گا میں آپ کی اس بات کو endorse کرتا ہوں تو میں یہ چاہتا ہوں کہ اُس سنہری حروف والی کتاب میں کہیں ساہیوال کا نام بھی لکھوا دیں۔ پنجاب میں 91 Sports Complex بن رہے ہیں تو ایک ساہیوال میں بھی یہ بنا دیں تاکہ ساہیوال کا نام بھی وزیر موصوف کے سنہری حروف والی کتاب میں آ جائے گا۔

جناب سپیکر! جُز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ محکمہ سپورٹس میں اضلاع کے اندر عارضی طور پر daily wages ملازمین بھرتی کئے جاتے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے پنجاب کے کتنے اضلاع میں daily wages ملازمین کا arrangement کیا ہے اس کی تفصیل بتا دیں اور کیا اُن اضلاع میں ساہیوال بھی شامل ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر کھیل!

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! یہ نیا سوال ہے تو معزز ممبر اپنا سوال جمع کرا دیں تو انہیں پورے پنجاب کی تفصیل دے دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ fresh question ڈال دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ساہیوال میں بھی ایک Sports Complex بنوا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر کھیل! آپ ساہیوال میں بھی Sports Complex بنوا دیں۔

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): جناب سپیکر! آپ کا حکم ہو گیا ساہیوال میں Sports Complex بن جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب Question Hour کا وقت ختم ہوا چاہتا ہے۔ جناب شہباز احمد!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! یہاں پر Defamation Bill آیا ہوا ہے جس کی کمیٹی کے لئے قائد حزب اختلاف اپنے ممبران کے نام دیتے رہے ہیں لیکن اب تک آپ نے ہم سے نام نہیں لئے اور اُس کمیٹی کی دو دفعہ میٹنگ بھی ہو گئی ہے۔ اُس کمیٹی میں ہمارے اُن لوگوں کے نام ڈالے گئے ہیں جو تین تین ماہ سے اسمبلی میں نہیں آئے اور ایک اُس ممبر کا نام ڈال دیا ہے جس کی ATC میں تاریخیں چل رہی ہیں جس کی وجہ سے وہ بھی نہیں آ رہا۔ آپ یہ بل منظور تو کروانے جا رہے ہیں لیکن یہ بڑا اہم بل ہے۔ وفاق میں cyber crime کو FIA دیکھ رہی ہے اب اس کو پنجاب بھی دیکھے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب شہباز احمد! اس کو ہم دیکھ لیتے ہیں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! آپ ہم سے ممبران کے نام لیں اپنی مرضی سے اس کمیٹی میں ممبران کے نام نہ ڈالیں۔ ایسا کبھی نہیں ہوا جو آپ ہم سے کر رہے ہیں کمیٹی کے ممبران کے نام قائد حزب اختلاف دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب شہباز احمد! سپیکر صاحب out of city ہیں وہ آ جاتے ہیں تو ہم انشاء اللہ اس پر مل جل کر کام کرتے ہیں۔ جناب آفتاب احمد خان!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! Issue یہ ہے کہ any matter which is referred to the Special Committee. اُس کے minutes پر تمام ممبران کمیٹی اپنے sign کرتے ہیں اور آپ سب نے کل اس میں پھنسنا ہے Defamation Bill is the most important. کیونکہ جس جس نے بھی کوئی قانون بنایا ہے ultimately اُسی پر ہی یہ آیا ہے تو میرا یہ سوال ہے کہ جب تک کسی کمیٹی کے میٹنگ کے minutes پر ممبران کے sign نہیں ہوئے اور minutes approve نہیں ہوئے ہیں تو اُس کی report اس ایوان میں کیسے پیش ہو گئی ہے؟ Because that

is not legal.اگر آپ کے ایک فاضل ممبر نے اُس کے minutes نہیں دیکھے یا اُس کا dissenting note نہیں آیا ہوا اور اُس نے اُس پر sign نہیں کئے ہوئے تو آپ وہ report اس ایوان میں کیسے پیش کرتے ہیں؟ اس پر آپ ذرا ruling دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راناصاحب! سپیکر صاحب آجاتے ہیں تو اس پر بیٹھ کر discuss کرتے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: Sir, you have all the powers. You are not Deputy Speaker, you are the Speaker and you are the custodian of this House. مسئلہ یہ ہے کہ انہوں نے اس ایوان میں جو رپورٹ پیش کی ہے Those minutes have been not signed by our member Mr. Hassan. اگر ہمارے اس ممبر کے sign نہیں ہوئے تو You can't present that report in the House. Tomorrow we will challenge it in the Court of Law. تو یہ سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ Defamation Clauses already in the PPC اور یہ Section-499 میں بھی ہے۔ آپ criminal law کو civil law میں لا رہے ہیں آپ کو اس کا پتا ہی نہیں چل رہا اور آپ evidence bulldoze کر رہے ہیں۔ ہمارے left میں جو لوگ بیٹھے ہیں they will be in trouble میں یہ پہلا واقعہ دیکھ رہا ہوں جس میں defendant نے prove کرنا ہے کہ I am not guilty. استغاثے والے نے prove نہیں کرنا کہ یہ چور ہے یا اس نے غلط کیا ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ without signature of the member یہ رپورٹ غلط ہے۔ آپ اس رپورٹ کو واپس بھیجیں اور جیسے جناب شہباز احمد نے کہا ہے The Leader of the Opposition should give his names. اور وہ اس بل کو دوبارہ study کریں۔

(اذانِ عصر)

جناب ڈپٹی سپیکر: راناصاحب! کمیٹی کی رپورٹ پیش ہوئی ہے۔ اگر اس میں کوئی confusion ہے تو میں اسے چیک کر لیتا ہوں۔ اس کے minutes sign نہیں ہوئے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! confusion کی بات نہیں ہے۔ How can that report presented in the House کہ اس پر sign نہیں ہوئے۔ اگر ممبرز کے sign نہیں ہوئے تو پھر بات وہیں ختم ہو گئی۔ So they have taken a wrong step

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! ممبرز کے sign نہیں ہوئے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ کہہ رہے ہیں کہ sign نہیں ہوئے تو how can they present this report in the House اگر ایک ممبر نے minutes نہیں دیکھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! Dissenty note ممبر نے دینا تھا۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر Dissenty note کو چھوڑ دیں۔ آپ جب minutes ممبر کو دیتے ہیں تو اس نے پڑھنے ہیں اور پھر اس ممبر نے sign کرنے ہیں۔ جب وہ رپورٹ آئے گی تو پھر sign کرتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ان کے sign ہی نہیں ہوئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! ہم اس کو چیک کر لیتے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں اس پر آپ کو پوری رپورٹ دوں گا۔ جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! آپ اس کمیٹی کو re-schedule کر دیں۔ ہم اپنے نام دے دیں گے۔ میرے خیال میں کمیٹی کل ممبران کی تعداد کے حساب سے ہمارے ممبران کی تعداد 5 بنتی ہے۔ انہوں نے ہمارے 3 ممبران پہلے ہی شامل کئے ہوئے ہیں۔ اس میں ہم اپنے اور ممبران کے نام دے دیں گے۔ اس کے علاوہ جیسا کہ رانا صاحب نے کہا ہے اس کو چیک کر لیں۔ یہ تو ادھر سے غلط کام ہونے جا رہا ہے۔ جب یہ غلط کام ہو گا تو یہ آپ کے ذمہ لگے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! مجھے چیک کرنے دیں۔ میں اس پر آپ کو پوری رپورٹ پیش کروں گا۔

جناب محمد انصر اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد انصر اقبال!

جناب محمد انصر اقبال: جناب سپیکر! وزیر کھیل کی بہت تعریف ہو رہی تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے یہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ پچھلے تین چار سال سے ملازمین daily wages پر کام کر رہے ہیں۔ ان کو کب تک مستقل کر دیا جائے گا؟ کیا ایسی کوئی پالیسی ہے یا یہ ہمیشہ daily wages پر کام کرتے رہیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر کھیل!

وزیر کھیل (جناب فیصل ایوب): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں نے پہلے ذکر کیا ہے کہ 2021 میں یہ پالیسی آ گئی تھی۔ اگر آپ 9 ماہ سے زیادہ کسی کو رکھتے ہیں تو انہیں scrutiny کے بعد daily wages مستقل کیا جا سکتا ہے۔ میرے 1076 ملازمین ہیں جن میں سے 570 کے قریب scrutiny ہو گئی ہے۔ میری کوشش ہے کہ اگلے ڈیڑھ ماہ کے اندر یعنی مالی سال کے اندر اندر تمام ملازمین کی scrutiny مکمل ہو جائے۔ اس scrutiny میں جو پاس ہو گا میں اس کو مستقل کرتا جاؤں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جناب احمر بھٹی!

جناب احمر بھٹی: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ Rules of Procedure کے Rule-150 کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ:

Rule 150 (2) In case there is no agreement mentioned in sub-rule (1), the members of each Committee shall be elected by the Assembly from amongst its members according to the principle of proportional representation by means of a single transferable vote in accordance with the procedure laid down in the Fifth Schedule.

جناب سپیکر! اس rule کے مطابق جتنی کمیٹیاں بنیں گی ان میں دونوں جانب سے ممبران کی proportionate representation ہو گی۔ ابھی تک جو کمیٹیاں بنی ہیں ان میں اپوزیشن کی proportionate representation نہیں ہے۔ آپ سے یہ درخواست ہے کہ اس rule پر عملدرآمد کروایا جائے اور کمیٹیوں کو reconstitute کیا جائے۔ شکریہ

محترمہ رشدہ لودھی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ رشدہ لودھی: جناب سپیکر! میری ایک تجویز ہے اور اس کے ساتھ جڑا ہوا ایک سوال معزز وزیر کھیل سے بھی ہے۔ پچھلے سال نگران حکومت تھی تو وزیر اعلیٰ کی ہدایات پر گرمیوں کی چھٹیوں کے دوران قذافی سٹیڈیم میں بہت ہی خوبصورت summer camp لگایا گیا تھا۔ کیا اس بار بھی ایسا summer camp قذافی سٹیڈیم میں لگے گا۔ اس summer camp کے اندر گرمیوں کی چھٹیوں کے دوران بہت ہی creative activities ہوئیں جن میں Archery, Wushu, Swimming بلکہ میں تجویز دوں گی کہ اس میں chess بھی شامل ہونی چاہئے کیونکہ بچوں میں سکرین کے بڑھتا ہوا رجحان کو روکنے کے لئے بہتر healthy activity دی جائے۔ اس کی مثال موجود ہے کہ پچھلے سال یہ summer camp دو ماہ تک چلا تھا۔ میری درخواست اور تجویز بھی ہے کہ اس دفعہ بھی قذافی سٹیڈیم میں ویسا ہی summer camp لگایا جائے۔ شکریہ

زیرو آور نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اب ہم Zero Hour شروع کرتے ہیں۔ جی، جناب مشتاق احمد!

چکوال: تحصیل پنڈ دادنخان کے شہری غریب وال سیمنٹ فیکٹری کی آلودگی کی وجہ سے موذی امراض میں مبتلا

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے معاملہ یہ ہے کہ غریب وال سیمنٹ فیکٹری تحصیل پنڈ دادنخان اور ضلع چکوال کی حدود میں عرصہ درازسے کام کر رہی ہے جو کہ آبی، زمینی اور فضائی ماحول کو شدید خراب کر رہی ہے اہل علاقہ مختلف موذی امراض میں مبتلا ہو چکے ہیں علاقہ میں ہر وقت گردوغبار کے بادل چھائے رہتے ہیں لہٰذا مجھے زیرو آور کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بریگیڈیئر صاحب!

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! میں آپ سے جو گزارش کی ہے کہ یہ بہت بڑا مسئلہ ہے میں یہاں پر کھڑا ہو کر کوئی industrialization یا employment کے خلاف بات نہیں کر رہا ہوں ہمارے علاقے میں all ready industrialization بہت کم ہے لیکن unfortunately جو فیکٹریاں وہاں پر کام کر رہی ہیں خاص طور پر اس میں غریب وال سیمنٹ فیکٹری اس میں موجود ہے۔ وہ job opportunities کے ساتھ ساتھ علاقہ کے ماحول کو تباہ برباد کر رہی ہیں میں اس کی ایک واضح مثال تین چار parameter کے تحت میں بیان کرنا چاہوں گا نمبر ایک میں نے پچھلے دنوں اس پورے تحصیل ہیڈ کوارٹر اور اس کا surrounding area اور far flung area ہے اس علاقہ میں patients کا جو types of diseases کا data ہے اس کو اکٹھا کیا تو مجھے یہ بالکل محسوس ہوا ہے اور ہر بندے نے یہ محسوس کیا ہے خاص کر کے میڈیکل authorities نے کہ یہ جو تین چار یونین کونسلز ہیں جو غریب وال کے ساتھ متصل ہیں وہاں پر skin diseases اور Lungs کی بیماریاں، آنکھوں کی بیماریاں یہ بہت اہم ہیں اور کچھ لوگوں نے وہاں پر اس طرح کی دردناک اور ہولناک قسم کی ویڈیوز مجھے بھیجی ہیں جس میں وہ یہ دعا دیتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ اللہ کرے ہمارے ان مسائل کا کوئی حل نکلے میری آپ سے یہ گزارش ہے اور متعلقہ وزارت سے یہ گزارش ہے کہ بالکل اس کو cursory طور پر نہ ٹچ کیا جائے ایک parameter اس میں اور بتانا چاہتا ہوں کہ آپ وہاں پر آدھا گھنٹہ یہ ایک گھنٹہ آپ خود کھڑے ہوں یا گاڑی کھڑی کریں تو آپ کو خود محسوس ہوتا ہے کہ اس پر کتنی گرد و غبار پڑ چکی ہے تو متعلقہ وزارت سے اور حکومت پنجاب سے میری یہ گزارش ہے کہ خاص طور پر جو Environment Protection Agency والے ہیں اور وزارت صنعت جو لوگ ہیں وہ اس پر اپنا کام کریں اور جو ہماری تباہ و بربادی زیر زمین پانی کی ہو رہی ہے اور environment کی ہو رہی ہے اس کو کنٹرول کیا جائے مجھے یہ ڈر ہے کہ اگر یہ اقدامات نہ کئے گئے تو لوگوں کے لئے بہت مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر پارلیمانی امور!

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ ہے کہ محکمہ ماحولیات پنجاب ماحول کے تحفظ آبی، زمینی، فضائی الودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے تمام تر وسائل بروکار لا رہا ہے محکمہ ماحولیات چکوال عوامی شکایت پر محکمہ ہذا کی لیبارٹری سے غریب وال سیمنٹ فیکٹری کی لیب monitoring مورخہ 25۔ جولائی 2022 کو کروا چکا ہے جس کے مطابق مذکورہ پلانٹ پنجاب Environmental Quality Standards 2016 میں طے کردہ معیار پر پورا اترتا ہے رپورٹ لف ہذا ضمیمہ (الف) مذکورہ سیمنٹ پلانٹ محکمہ ماحولیات کی satisfied laboratories سے اپنی مانیٹرنگ باقاعدگی سے کروارہا ہے جس کی رپورٹ بھی لف ہے ہذا ضمیمہ (ب) مزید محکمہ ماحولیات چکوال نے مورخہ 6۔ اپریل 2024 کو غریب وال سیمنٹ فیکٹری کا معائنہ کیا تو سیمنٹ پلانٹ کو بند پایا انتظامیہ نے آگاہ کیا ہے یہ پلانٹ جب چلایا جائے گا تو محکمہ کو پیشگی آگاہ کیا جائے گا جو کہ جون 2024 میں متوقع ہے پلانٹ کے چلتے ہی اس کی دوبارہ لیب مونیٹرنگ کروائی جائے گی اور کسی خلاف ورزی کی صورت میں قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے۔ اس وقت پلانٹ بند ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بریگیڈیئر صاحب آپ تشریف رکھیں منسٹر صاحب نے جواب دے دیا ہے اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلے mover جناب آفتاب احمد خان!

فیصل آباد میں خواتین کی پناہ گاہ (دارالامان) کی تعمیر کے لئے فنڈز کے اجراء کا مطالبہ

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے معاملہ یہ ہے کہ ضلع فیصل آباد میں خواتین کی واحد پناہ گاہ دارالامان کی تعمیر کے لئے پنجاب حکومت کی جانب سے 4 کروڑ 98 لاکھ روپے کا تخمینہ منظور کیا گیا تھا۔ مگر گزشتہ برس فنڈز کا اجراء نہ ہونے کی وجہ سے دارالامان کی تعمیر کا منصوبہ تکمیل نہ ہو سکا۔ دارالامان میں نئے کمروں کے ساتھ مقیم خواتین کے بچوں کے لئے کلاس رومز بھی بنائے جانے تھے جو نہ بن سکے۔ یہاں مقیم خواتین اپنے بچوں کے ہمراہ تنگ جگہ پر رہنے پر مجبور ہیں۔ لٰہذا مجھے زیرو آور کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں اس میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر فاضل وزیر assurance دے دیں یہ پناہ گاہ بن جائے گی تو this may be disposed of

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سہیل شوکت بٹ صاحب تشریف رکھتے ہیں جی، محترم!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب سہیل شوکت بٹ): جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب آفتاب احمد خان بڑے سینئر پارلیمنٹیرین ہیں میرے لئے بہت احترام کی جگہ رکھتے ہیں ان کا سوال بالکل valid ہے انہوں نے جو پوچھا اس کی میں تفصیل بتانا چاہتا ہوں اور انہوں نے کہا ہے کہ آپ assurance دے دیں تو میں ان کو اس کی assurance بھی دیتا ہوں اور اس سے پہلے میں اس کی details بتانا چاہتا ہوں کہ اس building کے لئے 4 کروڑ 98 لاکھ روپے funds رکھے گئے تھے جس کا 95 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور اس میں جو بچوں کی classroom کی بات کی ہے رانا صاحب بچوں کے کلاس رومز بن چکے ہیں ان کی finishing باقی ہے جو کہ جون تک مکمل ہو جائے گی۔ ہمارے جو divisional directors وہاں پر تھے ان کی درخواست پر PC 1 revise کیا گیا ہے جس میں انہوں نے کہا اس میں جو تھوڑے سے issues تھے جس طرح warden کی رہائش اور boundary wall, guard rooms ,toilet and parking وغیرہ تھی اس میں ان چیزوں کو include کیا گیا اور اس کا PC 1 revise کر دیا ہے اور P&D کو بھجوا دیا ہے اور ان شاءاللہ اگلے سال تک hopefully وہ بھی کام شروع ہو جائے گا۔ رانا صاحب میرے بزرگ ہیں اگر وہ میرے ساتھ بیٹھنا چاہتے ہیں تو ہم اس پر بیٹھ کر discussion بھی کر سکتے ہیں اور میں رانا صاحب کو اس پر مطمئن کر لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا نوٹس قاضی احمد اکبر صاحب کا ہے۔ جی، وہ موجود ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اس کو pend کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس کو pend کر دیتے ہیں اگلا زیر آور نوٹس رانا صاحب آپ کا ہی ہے لیکن یہ پہلے پڑھا جا چکا ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! وزیر تعلیم نے اس کا جواب دینا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب abroad ہیں تو ان کی درخواست ہے کہ اس کو pend کر دیں۔ اس کو pend کر دیں یا وزیر پارلیمانی امور آپ اس کا کوئی جواب دینا چاہتے ہیں؟

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اے سارا بوجھ میاں صاحب تے ناں پاؤ میاں صاحب اخیر دوڑ جاون گے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس تحریک کے ضمن میں گزارش ہے کہ گزشتہ تقریباً سات سال سے اساتذہ کی بھرتی نہیں کی گئی سوائے ضلع راولپنڈی اور میانوالی کے جہاں چند سو اساتذہ۔۔۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ کوئی اور جواب پڑھ رہے ہیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اچھا sorry جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پھر اس کو pend کر دیتے ہیں منسٹر صاحب آجاتے ہیں تو اس کا جواب دے دیں گے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا زیرو آور نوٹس نمبر 81 جناب حنبل ثناء کریمی کا ہے۔ جی، محترم!

کارڈیک سنٹر چونیاں میں جان بچانے والی ادویات کی فراہمی کا مطالبہ

جناب حنبل ثناء کریمی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ کارڈیک سنٹر چونیاں میں روزانہ سینکڑوں مریض علاج معالجہ کے لئے آتے ہیں۔ وہاں پر زندگی بچانے والی ادویات کی شدید قلت ہے۔ خاص طور پر ایمرجنسی میں لگائے جانے والے انجکشن ناپید ہو گئے ہیں۔ عوام ادویات باہر سے خریدنے پر مجبور ہے لہٰذا مجھے زیرو آور کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بات کریں۔

جناب حنبل ثناء کریمی: جناب سپیکر! جب میں نے سوال جمع کروایا تھا تو کچھ اور colleagues سے بات ہوئی۔ پتا چلا کہ یہ تقریباً Provincial matter ہے اور کارڈیک سنٹر کے اندر

specially جس طرح میں نے چونیاں کا ذکر کیا ہے تو یہ basically first aid provide کرتا ہے۔ Streptokinase SK- کے نام سے انجکشن سب سے پہلا first aid ہوتا ہے جو patient کو golden hour کے دوران یعنی attack کے بعد جو پہلا گھنٹہ ہے اس دوران provide کرنا چاہئے۔ بد قسمتی سے یہ انجکشن available نہیں اور لوگوں کو باہر سے لانا پڑتا ہے چونکہ چونیاں چھوٹا شہر ہے اس لئے وہاں سے یہ نہیں ملتا۔ وہاں سے لاہور مریض کو shift کرنے کے لئے کم از کم ڈیڑھ سے دو گھنٹے چاہئیں تو basically golden hour opportunity اکثر لوگ loose کر جاتے ہیں اور کئی لوگ اس انجکشن کی عدم دستیابی کی وجہ سے اپنی زندگی کی بازی ہار جاتے ہیں۔ میری اطلاعات کے مطابق problems یہ ہیں کہ اس انجکشن کی procurement centralized ہے جسے لاہور میں بیٹھا ہوا کوئی "بابو" کرتا ہے۔ شاید اُسے یہ اندازہ نہیں ہوگا کہ چونیاں یا کسی دور دراز دیہاتی علاقے میں ایسے سنٹر میں اس کی ضرورت کیا ہے۔ Procurement کا آپ کو بھی پتا ہے کہ اگر آج کسی چیز کی درخواست دیں تو ہو سکتا ہے کہ ایک، ایک، دو، دو مہینے اِس پر کوئی movement ہی نہ ہو۔ Kindly اِس کو دیکھا جائے اور میرا خیال ہے کہ یہ صرف میرا مسئلہ نہیں ہے بلکہ جہاں جہاں پر بھی ایسے سنٹرز بنے ہوئے ہیں اِن سب کا یہ problem ہے۔ Sir I would want کہ اِس پر حکومت کوئی step لے specially life saving اور ضروری انجکشن یا ادویات DHQs, THQs اور کارڈیک سنٹرز میں فوری provide کی جائیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: مجتبیٰ شجاع الرحمٰن! متعلقہ منسٹر صاحب تشریف رکھتے ہیں یا آپ جواب دیں گے؟

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس کا جواب تو میرے پاس ہے لیکن متعلقہ منسٹر صاحب لاہور سے باہر ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ جواب پڑھ دیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اِس ضمن میں عرض ہے کہ جو حقائق معزز رکن نے اپنے زیرو آور میں بیان کئے ہیں وہ درست نہ ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ کارڈیک سنٹر چونیاں میں ادویات کی شدید قلت ہے۔ محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب نے اپنے زیرِ انتظام تمام ہسپتالوں میں ادویات کے stock

کی monitoring کی غرض سے Medicine and Entry Management System نافذ کیا ہوا ہے جس کی وجہ سے تمام ہسپتالوں میں موجود ادویات کا مکمل ریکارڈ ہمہ وقت محکمے کے پاس موجود ہوتا ہے۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال چونیاں اور کارڈیک سنٹر چونیاں میں 14.57 ملین روپے کی ادویات کا stock موجود ہے جس میں 96 مختلف انواع کی ایمرجنسی اور شعبہ اندرونی اور بیرونی مریضان میں استعمال ہونے والی ادویات موجود ہیں۔ گزشتہ ایک سال کے دوران دِل کے مریضوں کی جان بچانے والے 105 انجکشن محکمہ کی جانب سے فراہم کئے گئے جن میں سے 18 انجکشن آج بھی ہسپتال میں موجود ہیں۔ مزید انجکشن بھی مریضوں کی تعداد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مسلسل فراہم کئے جائیں گے۔ مزید برآں بقیہ ادویات کے stock کی regular monitoring کی جا رہی ہے تاکہ ادویات کی کمی پر فوری قابو پایا جا سکے اور ادویات کی stock position بھی بطور حوالہ کے طور پر زیرو آور کے ساتھ لف ہے۔

جناب سپیکر! اس وقت 96 کے قریب وہاں پر medicines دستیاب ہیں جن میں 50 کے قریب heart related medicines ہیں یعنی heart اور بلڈ پریشر سے related ہیں جو وہاں پر دستیاب ہیں۔ اِس کا annexure بھی جواب میں لگا ہوا ہے۔ ان سب ادویات کی quantity اتنی تعداد میں ہے کہ وہاں پر کوئی مریض آئے تو اُسے فوری availability ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے منسٹر صاحب! بہت شکریہ

جناب حنبل ثناء کریمی: جناب سپیکر! جواب درست نہیں ہے اور میں اِس سے مطمئن نہیں ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کریمی صاحب! آپ rules کے مطابق اِس پر دوبارہ floor نہیں لے سکتے کیونکہ جواب آ گیا ہے ناں۔

جناب حنبل ثناء کریمی: جناب سپیکر! یہ جواب درست نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کریمی صاحب! اگر آپ کا کوئی issue ہے تو منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیے گا کیونکہ زیرو آور نوٹس آپ نے پڑھ دیا جس کا محکمہ کی طرف سے جواب آ گیا اور اب دوبارہ آپ floor نہیں لے سکتے اس لئے مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔ اگلے mover جناب احسن رضا خان ہیں جن کا زیرو آور نمبر نوٹس 91 ہے۔ جی، احسن صاحب!

جہیز پر مکمل پابندی کے لئے قانون سازی کا مطالبہ

جناب احسن رضا خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ آج کل جہیز ایک سماجی برائی بن چکا ہے جس کی وجہ سے بہت زیادہ تعداد میں لڑکیاں شادی کی عمر کو پہنچنے کے باوجود جہیز کی وجہ سے شادی نہیں کر پاتیں کیونکہ جہیز کی بڑھتی ہوئی ڈیمانڈ سے ایک برادری یا طبقہ پر نہیں بلکہ پورے معاشرے پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ گزشتہ چند سالوں میں طلاق کی شرح میں تیزی آنے کی بھی سب سے بڑی وجہ جہیز کی ڈیمانڈ ہے اس لئے اِس سماجی برائی کے ناسور کو ختم کرنے کے لئے جہیز پر مکمل پابندی کے لئے قانون سازی کی جائے لہٰذا مجھے زیر آور کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! یہ کوئی معمولی ایجنڈا نہیں ہے بلکہ ہمارے معاشرے کا ایک مسئلہ بن چکا ہے۔ پوری سوسائٹی خاص طور پر وہ طبقہ جو غربت کی چکی میں پِسا ہوا ہے اور میں کہتا ہوں کہ ہمارے جیسے سفید پوش جنہیں ہم "چٹ کپڑیے" کہتے ہیں، وہ بھی اس کی لپیٹ میں آچکے ہیں۔ یہ ایک ایسا غلط trend بن چکا ہے کہ آج تک کسی نے اِسے روکا ہی نہیں ہے اور یہ بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ ہمارے معاشرے میں کینسر نما ایک بیماری بن چکا ہے اور اگر اِسے نہ روکا گیا تو اِس کا صرف ایک اثر نہیں بلکہ اس کے نہ صرف سماجی، معاشی اور معاشرتی اثرات بھی ہیں۔ وہ باپ جس نے اپنی ساری زندگی کی جمع پونجی اکٹھی کی ہو لیکن اِس سے پہلے اُس نے اپنے تمام تر وسائل خرچ کر کے اپنی بیٹی کو تعلیم دِلوائی، اُس کی تربیت پر خرچ کیا مگر اچھا رشتہ اُسی صورت نصیب ہو گا جب جہیز کے سامان سے ٹرک بھرے ہوں۔ وہ ساری چیزیں جو شوہر پر واجب ہیں، وہ باپ قرض اٹھا کر اپنی بچی کو دیتا ہے اور وہ عمومی طور پر سُود پر چیزیں لیتا ہے۔ جہیز صرف اکیلا نہیں آتا بلکہ غریب اور مڈل کلاس خاندانوں کی ساری عمر کی جمع پونجی کو ساتھ لاتا ہے۔ وہ عورتیں جو خود ساری زندگی کم جہیز لانے پر سُسرال والوں کی زیادتیوں کا شکار ہوتی ہیں اور اُن سے کوہلو کے بیل کی مانند کام لیا جاتا ہے لیکن اب وہ بھی اپنی بیٹیوں کو کسی ہُنر کی بجائے جہیز دے

کر رخصت کرنا چاہتی ہیں۔ وہ ہُنر جو ملک کی معیشت میں مثبت قسم کا کردار ادا کر سکتا تھا لیکن جہیز کی وجہ سے ماں باپ پر جو دباؤ ہوتا ہے وہ پورے معاشرے کی طرف سے یا لڑکے والوں کی طرف سے غیر قانونی "ابارشن" کے نتیجے میں سامنا آتا ہے جبکہ بیٹیوں کی پرورش میں کوتاہی، شادی ہو جانے کے بعد لڑکے کا لڑکی کو مسلسل ذہنی دباؤ اکثر اوقات اس کے قتل کی صورت میں نکلتا ہے اور اسی ایک بنیاد کی وجہ سے کئی برائیاں جنم لیتی ہیں۔ پاکستان کی آبادی میں 50 فیصد سے زیادہ حصہ عورتوں پر مشتمل ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: احسن صاحب! آپ پڑھ کر بات نہ کریں بلکہ زبانی بات کریں۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! میں نے points لکھے ہوئے ہیں۔ آپ یقین کریں کہ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق اِس وقت ہماری ایک کروڑ 35 لاکھ بیٹیاں بغیر شادیوں کے بیٹھی ہوئی ہیں۔ ہمارے ہمسایہ ملک بھارت نے قانون سازی کر لی ہے کہ جہیز لینا اور دینا دونوں جرم ہیں تو میں کہتا ہوں کہ اِس پر ہمیں بھی سوچنا ہوگا کیونکہ ہماری ایک عادت بن گئی ہے کہ ہم روایات کی پیروی کرتے ہیں تو ہمیں ایسی بُری روایات کو ختم کرنا چاہئے۔ آج اگر اِس ایوان میں ہم آکر بیٹھے ہیں تو اِن چیزوں کو priority پر لینا چاہئے جو کہ اِس سوسائٹی اور ہمارے معاشرے میں ہماری معیشت، ہماری اخلاقیات اور ہمارے معاشرت کو تباہ کر رہی ہیں۔ میری یہی humble request ہے اور میرا خیال ہے کہ اِس ایوان میں بیٹھے ہوئے سارے معزز بھائی بھی اِس بات سے متفق ہوں گے کہ جیسے میاں شہباز شریف نے "ون ڈش" کے اُوپر پابندی لگائی تھی چلو اس سے یہ تو ہوا کہ غریب لوگ "ون ڈش" دے کر اپنی capacity کے مطابق شادی کر لیتے ہیں تو گزارہ ہو جاتا ہے تو اِس جہیز پر بھی پابندی لگنی چاہئے اور خاص طور پر جہیز کی نمائش پر پابندی لگنی چاہئے کیونکہ already ہمارا وراثت کا قانون موجود ہے، بیٹی کا حصہ already وراثت سے اُسے ملتا ہے تو پھر کیوں ہم جہیز کی گاڑیوں کے چکر میں پڑتے ہیں۔ Competition میں کوئی ایک گاڑی دے رہا ہے اور اسی competition میں اِس کا رشتہ دار بے چارا خودکشی کرنے پر مجبور ہے۔ ہمارا تقریباً 80 فیصد کے round about طبقہ صرف مزدور ہے جس کی اُجرت 32 ہزار روپے تک ہے۔ اب بتائیں 32 ہزار روپے لینے والا شخص وہ اپنی بیٹی کو سکول میں داخل کرائے گا، اپنی بیٹی کو جاب کے

لئے بھیجے گا یا جہیز اکٹھا کرے گا؟ ابھی بیٹی پیدا ہوتی ہے تو اُسی وقت وہ شخص بے چارا ڈپریشن کا شکار ہو جاتا ہے اور خودکشی پر مجبور ہو جاتا ہے۔ آج ہم سب کو اس کے لئے سوچنا پڑے گا۔ میں کہتا ہوں کہ یہ پنجاب کا بہت بڑا مسئلہ ہے اس پر ضرور غور کیا جانا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال(جناب سہیل شوکت بٹ): جناب سپیکر! جو احسن رضا خان صاحب نے زیرو آور پر بات کی ہے یہ بہت valid ہے۔ میں احسن رضا خان صاحب کو appreciate کرتا ہوں یہ واقعی ہمارے معاشرے کا ناسور ہے اور اس پر انقلابی قدم اُٹھانے کی ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے معاشرے میں یہ وہ برائی ہے جس سے ہماری قوم کی بیٹیوں کو مختلف پریشانیاں face کرنا پڑتی ہیں۔ بچیاں violence کا شکار ہوتی ہیں اور والدین بلیک میل ہوتے ہیں۔ یہ بہتر ہو گا کہ اس کو لاء ڈیپارٹمنٹ take up کرے تاکہ اس پر ہم بیٹھ کر بہتر قانون سازی کر سکیں، ہم ایسا بہتر قانون لے کر آئیں جس کے تحت ہماری قوم کی بیٹیوں کو جہیز جیسے ناسور سے نجات ملے اور والدین تسلی سے اپنے گھروں میں بیٹھیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: زیرو آور کا وقت ختم ہو چکا ہے، اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ منسٹر صاحب! ہم تحاریک التوائے کار لے رہے ہیں لیکن مجھے اس پر شدید تحفظات ہیں کہ اتنی ساری تحاریک التوائے کار pend ہیں جن کا ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا۔ یہاں منسٹر نے کوئی جواب نہیں دیا۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ منسٹر صاحبان اتنی غیر سنجیدگی کا مظاہرہ کیسے کر رہے ہیں، میرے ہاتھ میں تحاریک التوائے کار کا پلندا موجود ہے۔ آخر ہم نے ان کو wind up تو کرنا ہے، ان کے جوابات تو آنے چاہئیں۔ بتائیں ان کے جوابات کون دے گا؟

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ان کے جوابات متعلقہ ڈیپارٹمنٹ نے دینے ہیں اور میں بالکل اس کو دیکھ لیتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! Parliamentary Affairs آپ کے پاس ہے اور آپ یہاں make sure کرائیں کہ متعلقہ محکمے کے منسٹر یہاں پر جوابدہ ہوں۔ میری بات سنیں کہ ایک معزز ممبر صادق آباد سے آتا ہے، ایک معزز ممبر اٹک سے آتا ہے اور کوئی لیہ سے آتا ہے۔ وہ یہاں پر اپنے حلقے کے تحفظات کا اظہار خیال کرنے آتے ہیں، اپنے حلقے کی بات کرنے آتے ہیں اور یہاں پر non seriousness کا مظاہرہ اس طرح کیا جاتا ہے کہ یہاں پر کوئی منسٹر جواب دینے کے لئے ہی تیار نہیں ہے۔ منسٹر صاحبان کا یہاں ہونا بہت ضروری ہے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ٹھیک ہے، ہم اس کو make sure کرتے ہیں کہ متعلقہ منسٹر صاحبان یہاں پر موجود ہوں اور ہم متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو بھی convey کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہاں پر منسٹر صاحبان موجود ہونے چاہئیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہم منسٹر صاحبان کو اور departments کو بھی convey کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ دیکھیں کہ سمیع اللہ خان صاحب سارا دن یہاں بیٹھتے ہیں، رانا اقبال صاحب عمر کے اس حصے میں بھی یہاں بیٹھتے ہیں اور وہ پورا اجلاس adjourn کروا کر جاتے ہیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی، بالکل ایسے ہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منشاء اللہ بٹ صاحب یہاں پر بیٹھتے ہیں، اپوزیشن کے بنچوں پر ہمارے ساتھی بیٹھتے ہیں لیکن منسٹر صاحبان اس چیز کو serious ہی نہیں لے رہے ہیں۔ اس کو make sure کرائیں کہ next time منسٹر صاحبان یہاں پر موجود ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

پہلی تحریک التوائے کار نمبر 24/140 جس کی mover محترمہ شازیہ رضوان ہیں۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں لہٰذا ان کی تحریک التوائے کار کو pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ زرناب شیر کی ہے۔ اس کو بھی pend کیا جاتا ہے۔ اُن کو بھی یہاں ہونا چاہئے۔ اگلے محرک محمد عدنان ڈوگر ہیں۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے ان کی تحریک التوائے کار بھی pend کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار قاضی احمد اکبر کی ہے۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے

لہٰذا ان کی تحریک التوائے کار بھی pend کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک بھی اُن کی ہی ہے لیکن وہ ایک دن میں ایک ہی پڑھ سکتے تھے، اِس تحریک التوائے کار کو بھی pend کیا جاتا ہے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، حافظ صاحب!

لاہور: تھانہ فیکٹری ایریا کے علاقہ میں فائرنگ سے قتل سے متعلقہ تفصیلات

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! کل اس مقدس ایوان میں بہت ضروری مسئلے کی طرف توجہ دلاؤ نوٹس دیا گیا تھا اُس پر میرے محترم دوست مجتبیٰ شجاع الرحمٰن نے کہا تھا کہ وہ آج اس کی رپورٹ ہاؤس میں پیش کریں گے۔ یہ وہی توجہ دلاؤ نوٹس ہے جس میں دو murder اور آٹھ افراد کو گولیاں لگی تھیں اور وہ مضروب ہیں۔ منسٹر صاحب نے کل ایوان کے سامنے وعدہ کیا تھا۔ یہ لاہور کا وقوعہ ہے تو میرے خیال میں اس کا جواب آ گیا ہو گا تو پلیز اگر منسٹر صاحب اُس کی detail بتا دیں گے تو اُن کی مہربانی ہو گی۔ ویسے گیلری میں پولیس افسران کو بھی ہونا چاہئے تھا۔ کل اس پر بات ہوئی تھی اور آپ نے بھی اس میں بڑا role play کیا تھا۔ آپ گیلری میں دیکھیں آپ کو ایک بھی پولیس آفیشل نظر نہیں آئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب! پہلے اس کا جواب تو آنے دیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ہمارے concerned DIG صاحب تو تشریف لائے تھے مگر شاید آج اُن سے related کوئی بزنس نہیں تھا تو اُن کا یہ خیال ہو گا کہ شاید یہ معاملہ take up نہیں ہونا۔ ویسے اس کی رپورٹ آئی نہیں، میں نے اُن سے کل کہا تھا کہ اِس کی رپورٹ پیش کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ پلیز، make sure کرائیں اور Monday تک اِس کی رپورٹ آنی چاہئے۔ دوسرا یہ کہ آپ نے on the floor of the House فرمایا تھا کہ آپ حافظ صاحب کو ساتھ لے کر اُن کے گھر جائیں گے۔

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی، بالکل کہا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ اُن کے گھر بھی جائیں اور حافظ صاحب کے جو تحفظات تھے پلیز ان کو دور کریں۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! کل اور پرسوں اجلاس نہیں ہونا، Monday کو اجلاس ختم ہو جانا ہے اور اُس کے بعد جب دوبارہ اجلاس آئے گا پھر اس پر بات ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب Monday کو یہاں رپورٹ پیش کریں گے۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! کل میں نے آپ لوگوں کو بتایا تھا کہ یہ کتنا sensitive matter ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب! بالکل اِس میں کوئی شک والی بات نہیں ہے۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے، میرا کوئی رشتہ دار نہیں ہے لیکن میں نے کہا تھا کہ انسانی ہمدردی کی بنیاد پر اس مسئلے کو حل کیا جائے۔ منسٹر صاحب بھی لاہور سے ایم پی اے ہیں، میں بھی لاہور سے ایم پی اے ہوں۔ یہ خود چلے جائیں، مجھے نہ لے کر جائیں۔ چلیں، اِن کی پارٹی کو ہی فائدہ ہو جائے۔ میں نے کل بھی request کی تھی کہ یہ سیاسی معاملہ نہیں ہے، خدا کے لئے اس کو سیاسی طور پر نہیں انسانی ہمدردی کی بنیاد پر deal کیا جائے۔ میں ان کے گھر نہیں جانا چاہتا، یہ چلے جائیں مگر کل میں نے بتایا تھا، اُن کو کل رات سے پھر threats آنا شروع ہو گئے ہیں۔ میں نے اسی لئے کہا تھا کہ اگر آج رپورٹ آتی تو اِن کو پتا چلتا کہ کیا ہو رہا ہے۔ اگر یہ خود نہیں جا سکتے تھے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ پلیز، ان کے گھر تشریف لے جائیں۔ میں نے کل بھی کہا تھا کہ اِس پر آپ ایک انکوائری کرائیں کیونکہ پولیس کی طرف سے اُن پر صلح کرنے کا دباؤ آرہا ہے۔ اس پر بھی آپ ضرور انکوائری کروائیں۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! انہوں نے کہا تھا کہ انوسٹی گیشن بھی تبدیل کریں گے۔ کل یہ بھی بات ہوئی کہ کسی DSP, SP لیول کے آفیسر کو یا CIA والوں کو یہ تفتیش دیں۔ دو murder ہوئے ہیں، آٹھ لوگ مضروب ہیں اور دو اپاہج پڑے ہوئے ہیں۔ آپ جاکر ان کے حالات تو دیکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب! بالکل آپ کا point valid ہے۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! جو دو قاتل ہیں وہ دونوں آزاد دندناتے پھر رہے ہیں اور ادھر ہی پھر رہے ہیں۔ تھوڑی سی تو انسانیت رہنے دیں۔ پولیس کی وردی پہن کر لاء اینڈ آرڈر کنٹرول نہیں ہوتا یہاں کچھ عملاً دکھانا پڑتا ہے۔ میں کل سے ان کو request کر رہا ہوں یہ serious ہی نہیں لے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ صاحب! میری عرض سنیں۔ جو زیادتی ہوئی، جو ظلم ہوا، ہم اس کی انکوائری کرا رہے ہیں اور منسٹر صاحب! پلیز، Monday کو آپ اس ہاؤس کو رپورٹ دیں اور ان کے گھر بھی جائیں۔ ان ملزمان کے خلاف سخت سے سخت کارروائی ہونی چاہئے۔

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبٰی شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میں Monday سے پہلے ان سے رابطہ کر کے بتاؤں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ وہاں جائیں بھی ضرور، ان کا پتا بھی کریں اور رپورٹ بھی یہاں پیش کریں۔

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبٰی شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے بالکل جانا تھا لیکن صبح 9 بجے سے ہم کام میں لگے ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! بس، Monday کو آپ نے یہاں رپورٹ پیش کرنی ہے۔

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی، اِن شاءاللہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر۔۔۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میری بھی تحریک التوائے کار تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کون سی تھی؟

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 58/24۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ تو dispose of ہو چکی ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: نہیں، سر نہیں۔ آپ ریکارڈ نکال کر دیکھ لیں۔ اس کا تو جواب آنا تھا وہ pend چلی آ رہی ہے۔ میں تو ویسے بھی یہاں سے سیشن ختم ہونے کے بعد جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! please اس کا جواب آنے تک pend کر دیتے ہیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اس تحریک کو دو ماہ ہو گئے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل دو ماہ ہو گئے ہیں لیکن ایک مرتبہ پھر اسے pend کر دیتے ہیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آرڈر بھی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! کل سے پورے ملک کے اندر ایک بڑا شور مچا ہوا ہے کہ 28 کروڑ عوام کا جو ایک واحد نمائندہ تھا جس کو سپریم کورٹ نے وڈیو لنک پر آنے کا کہا کہ اس کی پیشی کی hearing ہو گی، ابھی اس کی ایک تصویر وائرل ہوئی ہے تو پوری اپوزیشن کی ٹانگیں کانپ گئی ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! یہ پھر لمبی debate شروع ہو جائے گی۔ آپ please تشریف رکھیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! آپ سننے کا حوصلہ پیدا کر دیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! please اس طرح نہ کیا کریں۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر laying of reports ہیں۔

GOVERNMENT BUSINESS

LAYING OF REPORTS

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs may lay the Reports.

MINISTER FOR FINANCE AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman): Mr Speaker! I lay the following Reports:

1. Annual Report of the Punjab Forensic Science Agency for the Year 2015.
2. Annual Report of the Election Commission of Pakistan for the Year 2020.

MR DEPUTY SPEAKER: The Reports have been laid.

Now, the House is adjourned to meet on Monday 20th May 2024 at 2:00 pm.